جنگ صفین میں شریک

اصحاب بدر اور دیگر صحابہ

مرتب

خسرو قاسم

جنگ صفین میں شریک

اصحاب بدر اور دیگر صحابہ

مرتب

خسرو قاسم

جملہ حقوق محفوظ مرتب

نام کتاب	:	جنگ صفین میں شریک اصحاب بدر اور دیگر صحابہ
مرتب	:	خسرو قاسم
صفحات	:	۶۶
سن اشاعت	:	۲۰۲۴ء
کمپوزنگ	:	مشکوٰۃ کمپیوٹرس، علی گڑھ

ملنے کا پتہ

Khusro Qasim

Ali Academy

3, Raipura Lodge,

Dodhpur, Aligarh - 202002 (INDIA)

Mob. 08755878084

پیش لفظ

حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ صفین میں صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد شریک تھی، اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ مصادر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ساتھ اہل بدر میں سے بھی اکثر صحابہ کرام شریک ہوئے تھے۔ ان کی تعداد میں اختلاف ہے۔ اسی بنیاد پر ایک راوی کو کذاب کہہ دیا ہے جس نے روایت بیان کی تھی کہ اہل بدر میں سے ۷۰ اصحاب امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب کے ساتھ تھے۔ بعض نے انکار کرنے کی کوشش کی ہے کہ اہل بدر میں ایک دو کے سوا کوئی شریک نہیں تھا، حالانکہ یہ غلط ہے۔ بعض نے چالیس اور بعض نے اس سے بھی زیادہ شمار کرائی ہے۔

پیش نظر کتاب میں شروع میں چالیس اہل بدر کا مختصر تعارف کرایا ہے جو صفین میں شریک ہوئے تھے، اس میں ان کے صحابی ہونے کا جنگ بدر میں شریک ہونے اور جنگِ صفین میں شریک ہونے، تینوں کے حوالے دیے گئے ہیں، اور آخر میں صفین میں شرکت کرنے والے بدری اور غیر بدری صحابہ کی ایک فہرست دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس کو قبول فرمائے۔ آمین۔

طالبِ شفاعتِ رسول ﷺ

خسرو قاسم
Assistant Professor
Mechanical Engineering Department,
A.M.U. Aligarh
Phone No.: 08755878084

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنگ بدر میں شریک اصحابِ بدر

۱۔ حضرت ابوعمرہ انصاری:

اسید بن ثعلبہ انصاری۔

بدر میں شریک ہوئے، پھر حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک رہے۔ (الاستبصار)۔

البغیۃ میں ہے: ابوعمر بن عبدالبر نمری کہتے ہیں: اسید بن ثعلبہ انصاری۔

بدر میں شریک ہوئے، پھر حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک رہے۔

اسد الغابۃ میں ہے: اسید بن ثعلبہ انصاری۔ بدر میں شریک ہوئے، پھر حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک رہے۔

(الاستبصار فی نسب الصحابۃ من الأنصار لابن قدامۃ، ص: ۳۴۴، بغیۃ الطلب: ۱۲۵/۴، أسد الغابۃ: ۹۱/۱، الاصابۃ: ۶۴/۱، الاستیعاب بھامش الاصابۃ ۱۳۳/۴۲۳۳/۱)۔

۲۔ حارثی خزرجی:

براء بن عازب بن حارث بن عدن بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج انصاری حارثی خزرجی مدنی۔

ان کی کنیت ابوعمارہ ہے۔ ایک قول: ابوالطفیل، اور ایک اور قول میں: ابوعمر ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابوعمرو ہے۔ لیکن زیادہ مشہور ابوعمارہ ہے، اور ان شاء اللہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

بدر میں حاضر تھے، مگر آپ ﷺ نے انھیں چھوٹا سمجھ کر واپس کر دیا تھا۔ پھر حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ جمل، صفین اور نہروان میں شریک رہے۔ پھر کوفہ میں قیام پذیر ہو گئے اور حضرت مصعب بن زبیر کے دور میں وہیں وفات پائی۔ کوفہ میں ایک گھر بنا کر اسی میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔

انھوں نے نبی ﷺ سے کچھ احادیث بھی روایت کی ہیں۔ اکابر صحابہ میں سے ہیں۔

(الاصابۃ ۱/۱۴۶، الاستیعاب بھامش الاصابۃ ۱/۱۴۴، أسد الغابۃ ۱/۱۷۱)۔

۳۔ حضرت ابوعمرہ انصاری: (بشر بن عمرو بن محصن):

ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک قول ہے کہ بشیر ہے اور ایک قول ہے کہ بشر ہے۔

بشیر/بشر بن عمرو بن محصن بن عمرو۔ یہ بنی عمرو بن مبذول، پھر بنی نجار سے تعلق رکھتے ہیں۔ خزرجی، نجاری ہے۔ بدری اور بڑے صحابہ میں سے ہیں۔

ماہر انساب ہشام کلبی کہتے ہیں:

عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج۔

یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو بدر میں شریک ہوئے۔ کنیت ابوعمرہ ہے۔

کلبی ایک اور جگہ کہتے ہیں: ابوعمرہ کا نام: بشیر ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے نام میں اختلاف پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ ایک قول ہے کہ ان کا نام ثعلبہ ہے، اور ایک قول ہے کہ ثعلبہ ان کے بھائی کا نام ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ یہ ابوالمقوم یحی بن ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی عمرہ کے دادا ہیں۔ ابوعمرہ کے نکاح میں مقوم بنت عبدالمطلب (جو رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں، ان) کی بیٹی تھیں۔ ان سے عبداللہ اور عبدالرحمان پیدا ہوئے۔

ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمان نے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو آپ پر ایمان لایا، مگر اس نے کو دیکھا نہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ ہم میں سے ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں۔ (اسد الغابۃ میں ابن اثیر نے یہ روایت نقل کی ہے)۔

ابن اثیر نے ہی کہا ہے: بشیر بن عمرو بن محصن ابوعمرہ انصاری: ان کے نام میں اختلاف ہے۔ کہا گیا ہے کہ بشیر ہے اور ایک قول ہے کہ بشر ہے۔

ابوعمر کہتے ہیں: یہ صفین میں قتل کیے گئے۔ ابوموسی اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: عبدالرحمان بن ابوعمرہ کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ ہم الکنی میں ان شاء اللہ ذکر کریں گے۔ پھر وہاں کہا ہے: ابوعمرہ انصاری: ان کے نام میں اختلاف ہے۔ کہا گیا ہے کہ بشیر ہے، اور ایک قول ہے کہ ثعلبہ ہے۔ ابن کلبی نے ان کا نام ثعلبہ بتایا ہے اور انھوں نے اور ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے، جو ہم نے ذکر کیا۔ ابونعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے نام میں اختلاف کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: یہ بنی مازن بن نجار میں سے تھے۔ لیکن پہلی بات زیادہ صحیح ہے کہ یہ مالک بن نجار سے تھے۔

ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ ان لوگوں کے ساتھ کیا ہے جو بنی مالک بن نجار میں سے بدر میں شریک ہوئے۔ وہ کہتے ہیں: عامر، مبذول، ثعلبہ بن عمرو بن محصن، احد اور تمام جنگوں میں شریک ہوئے اور جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ لڑتے ہوئے شہید کر دیے گئے۔ یہ بات ابونعیم اور ابوعمر نے کہی ہے۔

محمد بن حنفیہ کہتے ہیں: میں نے صفین کے دن ابوعمرہ انصاری کو دیکھا تھا۔ اور یہ بیعۃ العقبہ، بدر اور احد میں شریک رہے تھے۔ وہ روزے کی حالت میں تھے اور پیاس کی شدت سے بے چین ہو رہے تھے۔ اپنے غلام سے کہا: ڈھال سے مجھے بچاؤ۔ اس نے انھیں ڈھال سے حفاظت دی، مگر پھر ان کے ایک تیر لگا، تو نزع کی

کیفیت طاری ہوگئی۔ پھر ان پر تین تیر لگے۔ پھر انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: جس کسی کے اللہ کے راستے میں تیر لگے، وہ آر پار ہو جائے یا ادھورا رہ جائے، وہ تیر قیامت کے دن اس کے لیے نور ثابت ہوگا۔ غروب شمس سے قبل انھیں شہید کر دیا گیا۔

ابو عمر کہتے ہیں: ابراہیم بن منذر نے کہا ہے: ابو عمرہ انصاری، بنی مالک بن نجار سے ہیں۔ حضرت علیؓ کے ساتھ لڑتے ہوئے جنگ صفین میں قتل کیے گئے۔ یہ عبدالرحمان بن ابو عمرہ کے والد ہیں۔ ان کا نام بشیر بن عمرو بن محصن ہے۔ اس طرح یہ ابو عبیدہ بن عمرو بن محصن جو بئر معونہ کے دن شہید کیے گئے، ان کے بھائی ہوتے ہیں۔

یہ بدری ہیں اور بڑے صحابہ میں سے ہیں۔ نسائی میں ان کی ایک روایت بھی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمان بن ابو عمرہ اور محمد بن حنفیہ نے روایت کی ہے۔

(الاستیعاب بھامش الاصابۃ ۱/۱۵۷، الاصابۃ ۱/۱۵۹، اسد الغابۃ ۱/۱۸۸، الخ فاء الراشدون للذھبی: ص: ۲۲۸، الاستبصار لابن قدامۃ: ص: ۷۷)۔

۴۔ ثابت بن عبید انصاری:

بدری ہیں، حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے اور وہیں مقتول ہوئے۔

(الاستبصار: ۳۴۴، الاصابۃ ۱/۱۹۵، والاستیعاب: ۱/۱۹۹)۔

۵۔ ابن قیظی:

ثعلبہ بن قیظی بن صخر بن سلمہ انصاری:

ان کا ذکر ابن مطین اور طبرانی وغیرہ نے عبیداللہ بن ابی رافع کے طریق سے ان لوگوں میں کیا ہے جو اہل بدر جنگ صفین میں شریک ہوئے۔

اسد الغابۃ میں ہے: محمد بن عبداللہ حضرمی کہتے ہیں: ابن ابی رافع کی حدیث میں ثعلبہ بن قیظی بن صخر بن سلمہ بدری کا تذکرہ ہے جو بدری ہیں۔ اسے ابو نعیم اور مختصراً

ابوموسی نے نقل کیا ہے۔ (الاصابۃ ۱/۲۰۲ واسد الغابۃ ۱/۲۴۴)۔

۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ:

جابر بن عبداللہ بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی غنمی۔

ان کی والدہ: نسیبہ بنت عقبہ بن عدی بن سنان بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم ہیں۔ حرام پر جا کر ان کی والدہ اور والدہ کا نسب مل جاتا ہے۔

حضرت جابر کی کینیت ابوعبداللہ ہے، اور ایک قول کے مطابق ابوعبدالرحمان ہے۔

اپنے والد کے ساتھ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے جب کہ بچے تھے۔

بعض نے کہا ہے: بدر میں اور جنگ صفین میں شریک ہوئے۔

آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ اور زرد رنگ کا خضاب لگاتے تھے۔ عقبہ میں شریک ہونے والوں میں وہ سب سے آخری شخص تھے جن کی وفات مدینے میں ہوئی۔ وہ عقبہ ثانیہ میں موجود لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے۔

ذہبی نے السیر میں روایت کی ہے کہ حجرت جابر بیان کرتے ہیں: میں بدر کے دن اپنے ساتھیوں کے لیے کنویں سے پانی لاتا تھا۔ بدر کے دن ان کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

میں کہتا ہوں: اور بعض اقوال میں یہ بھی ہے کہ وہ نہ بدر میں شریک ہوئے اور نہ احد میں۔ ان کے والد نے انھیں منع کر دیا تھا۔ پھر جب احد میں ان کے والد شہید کر دیے گئے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بدر کے دن ان کی عمر اٹھارہ یا سولہ سال تھی۔ ان کے لیے جہاد میں شرکت سے کوئی اور مانع نہ تھا، سوائے اس کے کہ ان کے والد نے انھیں منع کر دیا تھا۔ تو وہ جنگ سے دور رہے، ورنہ وہ بدر میں حاضر تھے اور اپنے ساتھیوں سے لیے پانی لا رہے تھے۔

جب ان کے والد کی وفات ہوگئی تو وہ انھیں ان کی بہنوں پر جانشین چھوڑ گئے۔ان کی نو بہنیں تھیں۔ان کے والد نقباء بدریین میں سے تھے۔احد کے دن شہید ہوئے۔جب معاویہ نے شہداء کی قبور کے پاس ایک چشمہ جاری کروایا تو ان کی قبر کھل گئی۔حضرت جابر اپنے والد کے جسم کے پاس گئے تو ایک لمبا زمانہ گزرنے کے بعد بھی وہ تروتازہ تھا۔

حضرت جابرؓ اپنے زمانہ میں مدینہ کے مفتی اور احادیث کے حافظ تھے۔لیلۃ البعیر میں رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے پچیس مرتبہ استغفار کیا۔چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔انھوں نے اپنا اونٹ نبی ﷺ کو بیچ دیا۔اور یہ شرط لگائی کہ وہ مدینے تک اس پر سوار ہوکر جائیں گے۔حضرت جابر کہتے تھے: جس رات میں نے نبی ﷺ کو اونٹ فروخت کیا،اس رات آپ نے میرے لیے پچیس مرتبہ استغفار کیا۔

حضرت جابر نے طویل عمر پائی۔ان کا شمار عمر رسیدہ افراد میں ہوتا ہے۔ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے حضرت جعفر صادقؒ کو پایا تھا۔ایک روایت میں ہے کہ ابونضرہ کہتے ہیں کہ جب حضرت باقرؒ کی وفات کا وقت ہوا تو انھوں نے اپنے بیٹے حضرت جعفر صادق کو بلوایا؛ تاکہ انھیں کچھ نصیحت کریں۔

پھر انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو بلا کر کہا: اے جابر! ہمیں وہ بات بتاؤ جو تم نے صحیفہ میں معائنہ کی تھی۔انھوں نے کہا: ٹھیک ہے اے ابوجعفر!! میں مولاتی حضرت فاطمہؓ بنت رسول ﷺ کے پاس حاضر ہوا؛ تاکہ انھیں حضرت حسینؓ کی پیدائش کی بشارت دوں۔تو ان کے ہاتھ میں موتی کا ایک سفید صحیفہ تھا۔میں نے ان سے کہا: اے سیدۂ خواتین! یہ کیسا صحیفہ ہے جو میں آپ کے ساتھ دیکھ رہا ہوں؟ انھوں نے فرمایا: اس میں میری اولاد میں سے ائمہ کے نام ہیں۔میں نے کہا:: مجھے دکھایئے۔انھوں نے کہا: اے جابر! اگر ممانعت نہ ہوتی تو میں دکھا دیتی؛ لیکن اس سے

منع کر دیا گیا ہے کہ اس کو نبی یا وسی یا اہل بیت نبی کے سوا کوئی ہاتھ لگائے۔لیکن تمھیں اجازت ہے کہ باہر سے اندر کی باتوں پر نظر ڈال لو۔

حضرت جابر کہتے ہیں: اس میں یہ نام لکھے ہوئے تھے:

ابوالقاسم محمد بن عبداللہ المصطفیٰ، جن کی والدہ جناب آمنہ ہیں۔

ابوالحسن علی بن ابی طالب المرتضی، جن کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔

ابو محمد حسن بن علی، اور ابوعبداللہ حسین التقی، ان دونوں کی والدہ حضرت فاطمہ بنت محمد ہیں۔

ابو محمد علی بن حسین العدل، ان کی والدہ شہر بانو بنت یزدجرد ہے۔

ابو جعفر محمد بن علی الباقر، جن کی والدہ ام عبداللہ بنت حسن بن علی ہیں۔

ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق، جن کی والدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر ہیں۔

ابوابراہیم موسی بن جعفر، ان کی والدہ ایک کنیز ہیں جس کا انام حمیدہ ہے۔

ابوالحسن علی الرضا بن موسی، ان کی والدہ بھی ایک کنیز ہیں جن کا نام نجمہ ہے۔

ابو جعفر محمد د بن علی الزکی، جن کی والدہ بھی کنیز ہیں جن کا نام خیزران ہے۔

ابوالحسن علی بن محمد الأمین، ان کی والدہ سوسن نامی کنیز۔

ابو محمد حسن بن علی الرفیق، ان کی والدہ سمانہ نام کی باندی ہے، جس کی کنیت ام حسن ہے۔

ابوالقاسم محمد بن حسن، جو اللہ کی حجت ہیں، ان کی والدہ ایک باندی ہے جس کا نام نرگس ہے۔

اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت جابر نے حضرت باقر کی وفات کا وقت دیکھا ہے، اور ان کی وفات ۱۱۴ھ میں ہوئی، جب کہ جنگ بدر ۲ھ میں

ہوئی، تو اس طرح ان کی عمر ۱۳۰ رسال کے لگ بھگ ہے اور یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔

آخری عمر میں حضرت جابرؓ کی بینائی جاتی رہی تھی۔ واقدی نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ہم منی میں تھے تو ہم (بادشاہ اور اس کی حرکتوں کے سلسلے میں) انھیں بتانے لگے کہ کس طرح اس نے ریشم کا مظاہرہ کر رکھا ہے تو انھوں نے فرمایا: کاش! جس طرح میری بینائی چلی گئی ہے، ویسے ہی میری شنوائی بھی چلی گئی ہوتی؛ تاکہ نہ میں انھیں دیکھ پاتا اور نہ ان کی باتیں سن پاتا۔

اوپر جس بیعت عقبہ کا ذکر آیا ہے، تو اس سے مراد وہ رات ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے انصار سے اسلام اور نصرت پر بیعت لی۔ تفصیل یہ ہے کہ حضور ﷺ ہر موسم حج میں خود کو آنے والے قبائل کے سامنے پیش کرتے تھے؛ تاکہ وہ ایمان لے آئیں۔ ایک مرتبہ ایک جماعت سے آپ کی ملاقات ہوئی تو انھوں نے آپ کی بات قبول کر لی۔ چنانچہ اگلے سال موسم حج میں بارہ لوگ آئے تو انھوں نے عقبہ اولی کی بیعت کی، پھر اگلے سال ستر لوگ حج کرنے آئے اور عقبہ کے پاس جمع ہوئے، اور انھوں نے ہر گروہ میں سے ایک نقیب (امیر) مقرر کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ دوسری بیعت کہلاتی ہے۔

عقبہ دراصل واقصہ نامی جگہ کے بعد اور القاع سے پہلے مکہ کے راستے میں ایک اونچی جگہ کا نام ہے۔ اور جس عقبہ میں مکہ کے اندر نبی ﷺ سے بیعت کی گئی، وہ مکہ اور منی کے درمیان ہے، اس کے اور مکہ کے درمیان تقریباً دو میل کا فاصلہ ہے۔ اور اس کے پاس ایک مسجد ہیے۔ وہیں جمرہ عقبہ کی رمی ہوتی ہے۔ اس بیعت کی تفصیل یہ ہے کہ نبی ﷺ شروع شروع میں حج کے موسم میں عکاظ، ذی المجاز اور مجنہ نامی بازاروں میں جاتے تھے اور قبائل کے خیموں میں جا کر ان کو تلاش کر کے انھیں اس بات کی دعوت دیتے کہ وہ آپ کی حفاظت کریں؛ تاکہ آپ اپنے رب کا پیغام

پہنچا سکیں۔ مگر کوئی آپ کی نصرت کو تیار نہ ہوتا۔ حتی کہ جب ۱۱ نبوت ہوئی تو اسی گھاٹی کے پاس آپ کی ملاقات اوس کے چھ لوگوں سے ہوئی۔ آپ نے انھیں اسلام کی دعوت دی اور ان پر یہ بات پیش کی کہ وہ آپ کی حفاظت کریں۔ ان لوگوں نے کہا: بخدا! یہ وہی نبی ہیں جن کی یہود ہمیں دھمکی دیتے ہیں اور جن کا ذکر وہ اپنی تورات میں پاتے ہیں۔ لہٰذا ان پر ایمان لے آؤ اور ان کی تصدیق کرو۔ یہ چھ لوگ: اسعد بن زرارہ، قطبہ بن عامر بن حدیدہ، معاذ بن عفراء، جابر بن عبداللہ، عوف بن عفراء اور عقبہ بن عامر تھے۔ یہ لوگ مدینہ واپس پہنچے اور رسول اللہ ﷺ کے معاملہ کا لوگوں سے تذکرہ کیا تو لوگوں نے ان کی بات قبول کی، اور ان میں اسلام پھیل گیا۔ پھر جب ۱۲ر نبوت کا سال آیا تو حج کرنے کے لیے بارہ لوگ آئے۔ چھ تو یہی تھے، اور باقی چھ کے نام یہ ہیں: ابوالہیثم بن تیہان، عبادہ بن صامت، عویم بن ابوساعدہ، رافع بن مالک، ذکوان بن عبدالقیس اور ابوعبدالرحمان بن ثعلبہ۔ یہ لوگ مسلمان ہوگئے۔ پھر جب اگلا سال آیا تو ان میں سے ستر مرد اور دو عورتیں: ام عامر اور ام منیع حج کرنے کے لیے آئے۔ ان کے سردار براء بن معرور تھے۔ ان کی تعداد زیادہ ہے، اس لیے ان کا تذکرہ کرنا مشکل ہے۔

الغرض، جب انصار میں سے کسی کو بدری کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ جنگ بدر میں شریک ہوا، اور جب کسی کو عقبی کہا جائے تو اس کی نسبت اسی بیعت کی طرف ہوتی ہے جو اس جگہ نبی ﷺ کے ہاتھ پر ہوئی۔

(سیر اعلام النبلاء للذہبی، معجم الطبرانی و تاریخ ابن عساکر)۔

۷۔ ابن ابی زریق:

جبر بن انس بن ابی زریق۔ یہ بنی زریق سے تھے۔

ابونعیم کہتے ہیں: سلیمان بن احمد نے ہمیں بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرمی نے بتایا کہ: عبیداللہ بن ابی رافع کی کتاب میں ان لوگوں کے تذکرے میں جو صفین میں

حضرت علیؓ کے ساتھ تھے، ایک نام جبر بن انس کا تھا، جو بدری ہیں اور بنی زریق سے تھے۔ ابوموسی کہتے ہیں: اور ایک قول ہے کہ ان کا نام جزء بن انس ہے۔ اسے ابوموسی اور ابونعیم نے نقل کیا ہے۔

اصابہ میں ہے: ان کا تذکرہ طبرانی نے مطین کی سند سے ابن ابی رافع کے حوالہ سے ان صحابہ میں کیا ہے جو صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے، اور کہا ہے کہ یہ بدری ہیں۔ (اسد الغابۃ ۱/۲۶۶ والاصابہ ۱/۲۲۲)۔

۸۔ انصاری بیاضی:

جبلہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی بیاضی۔

ان کا ذکر مطین نے اپنی سند سے ابن ابی رافع کے حوالہ سے ان اہل بدر میں کیا ہے جو صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ اسے طبرانی اور ابونعیم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: جبلہ بن ثعلبہ، بنی بیاضہ سے ہیں اور ر بدری ہیں۔

ابن اثیر کہتے ہیں: صحیح نام زخیلہ بن خالد بن ثعلبہ ہے۔ راء گرا کر تصحیف کردی گئی اور دادا کی جانب نسبت کردی گئی۔ اسے ابونعیم اور ابوموسی نے روایت کیا ہے۔ اور ابونعیم نے التاریخ میں لکھا ہے: جبلہ بن خالد بن ثعلبہ بن خالد۔ یہاں ان کے والد کا نام حذف کردیا ہے۔ (اسد الغابۃ ۱/۲۶۷ والاصابۃ ۱/۲۲۴)۔

۹۔ ابن اسیرہ انصاری:

جبلہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ انصاری۔ ابومسعود عقبیہ بن عمرو بدری کے بھائی۔

ان کا ذکر طبرانی نے مطین کے حوالہ سے ان کی سند سے ابن ابی رافع حوالہ سے ان صحابہ میں کیا ہے جو صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔

ابن السکن نے ہارون ہمدانی کے طریق سے ثابت بن عبید سے نقل کیا ہے

کہ میں جبلہ بن عمرو جو ابومسعود انصاری کے بھائی ہیں، کے پاس گیا، وہ سوکھی ہوئی کھجوریں توڑ رہے تھے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن سکن نے بکیر بن اشج کے طریق سے سلیمان بن یسار سے روایت کیا ہے کہ وہ معاویہ بن خدیج کے ساتھ مغرب میں ایک جنگ میں تھے، تو انھوں نے لوگوں نے زائد عطیے دیے، اور ان کے ساتھ نبی ﷺ کے صحابہ بھی تھے، مگر جبلہ بن عمرو انصاری کے سوا کسی نے ان کا رد نہیں کیا۔

اور ابن مندہ نے خالد بن ابی عمران کے طریق سے سلیمان بن یسار سے روایت کیا ہے کہ ان سے جنگ میں زائد عطیہ (نفل) دینے کے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: میں معاویہ ابن خدیج کے سوا کسی کو نہیں جانتا جس نے نفل دیا ہو، انھوں نے ہمیں افریقہ میں خمس کے بعد ثلث بھی دیا۔ اور ہمارے ساتھ کئی صحابہ اور مہاجرین موجود تھے۔ ان میں جبلہ بن عمرو بن ثعلبہ انصاری بھی تھے۔

میں کہتا ہوں: ابن عبدربہ کہتے ہیں کہ وہ وہ فقہاے صحابہ میں سے تھے، اور حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے تھے اور مصر میں سکونت پذیر تھے۔

(الاصابہ ۱/۲۲۵، واالاستیعاب ۱/۲۴۱ واسد الغابۃ ۱/۲۶۹)۔

۱۰۔ ابوعبداللہ بن حاطب اوسی:

حارث بن حاطب بن عمرو انصاری اوسی بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔

کہا گیا ہے کہ یہ بنی عبدالاشہل میں سے تھے۔ کنیت ابوعبداللہ تھی اور یہ ثعلبہ بن حاطب کے بھائی ہیں۔

موسی بن عقبہ نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو بدر میں شریک تھے۔ یہ اور ان کے بھائی ابولبابہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر میں گئے تھے۔ اور حارث حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں بھی شریک تھے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسی نے اسے نقل

کیا ہیے۔ (الاصابۃ ۱/۲۷۵ واسد الغابۃ ۱/۳۲۳)۔

۱۱۔ ابن نعمان اوسی:

حارث بن نعمان بن امیہ بن امرئ القیس بن برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔

ابن سعد کہتے ہیں: موسی بن عقبہ، ابن عمارہ، ابومعشر اور واقدی نے ان کا ذکر بدری صحابہ میں کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ابوالاسود نے عروہ کے واسطے سے اور کلبی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

اور طبرانی نے عبید اللہ بن رافع سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے جو حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شریک تھے۔

(الاصابہ ۱/۲۹۲، اسد الغابۃ ۱/۳۴۹ والاستیعاب: ۱/۲۹۷)۔

۱۲۔ حارثی ہاشمی

حصین بن حارث بن مطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب حارثی ہاشمی قریشی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں اور تمام جنگوں میں شریک ہوئے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ حضرت علی اور معاویہ کے درمیان دو حکموں کے گواہوں میں سے ایک تھے۔ اور یہ عبیدہ بن حارث کے بھائی ہیں۔ یہ اور ان کے دونوں بھائی عبیدہ اور طفیل جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عبیدہ بدر میں شہید کر دیے گئے اور طفیل نے ۳۲ھ ہجری میں وفات پائی، جیسا کہ الطبقات الکبری میں ہے۔ اور بھی کہا گیا ہے کہ ۳۰ھ میں وفات پائی اور ایک قول یہ ہے کہ 33 ہجری میں وفات پائی۔

(بغیۃ الطلب لابن ابی جرادہ ۶/۲۸۱۷ والاستیعاب علی ھامش الاصابۃ ۱/

۲۳۲، وطبقات ابن سعد ۳/۵۳)۔

۱۳۔ ابن ابی خالد:

خالد بن حارث؛ ابو خالد بن قیس بن خلدہ بن مخلد۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے: مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو مزیقیاء بن عامر ماء السماء بن حارثہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد (اور ان کا نام دراء ہے) بن غوث بنت بن مالک بن زید بن کہلان بن سبأ بن یشجب بن یعرب بن قحطان انصاری۔

البغیہ میں ہے کہ میں نے ان کا نسب اسی طرح وزیر ابوالقاسم حسین بن علی مغربی کے خط سے نقل کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ قحطان کے نسب کے سلسلے میں کلام ہے جس کا یہ موقع نہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ خالد بیعت عقبہ میں اور جنگ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ شریک تھے اور اسی میں قتل کیے گئے۔

پھر وہ کہتے ہیں: میں نے وزیر ابوالقاسم بن مغربی کے خط سے ہی لکھا ہوا پڑھا کہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمارہ جو مشہور ماہر انساب ہیں اور ابن قداح کے نام سے معروف ہیں: مولی بنی ظفر بن اوس، وہ اپنی کتاب جو انہوں نے اوس اور خزرج کے نسب کے سلسلے میں تصنیف کی ہے، اس میں لکھتے ہیں کہ ابو خالد احمد بن قیس بدری تھے اور بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے، اور ان کے دونوں بیٹے خالد اور مخلد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے، اور یہ دونوں جنگ صفین میں بھی حاضر تھے اور اسی دن دونوں قتل کیے گئے۔ ان کی والدہ انہی کی قوم بنو زریق کی خاتون تھی ں، تو انہوں نے یہ اشعار کہے:

أعيني جوداً بدمع سرب
على فتية من خيار العرب
وماضرهم غير حين النفوس
أى أميرى قريش غلب

اے آنکھ! عرب کے چیدہ نوجوانوں پر خوب آنسو بہا!
اور سانس نکلتے وقت ان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اے میرے امیر! قریش تو غالب آ ہی گئے۔

۱۴۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو انہی کے یہاں آپ ٹھہرے۔ وہ آپ کے ساتھ بدر، عقبہ، احد اور تمام جنگوں میں شریک رہے اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں بھی شریک رہے؛ بلکہ وہ مقدمۃ الجیش کے امیر تھے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ جنگ نہروان میں بھی شریک تھے۔

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابی بن کعب اور ایک جماعت سے حدیث روایت کی ہے، اور ان سے صحابہ وتابعین کے ایک جم غفیر نے روایت کی ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالی عنہ اہل صفہ میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مشہور حدیث روایت کی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے نیچے سے ایک منادی پکارے گا: اے اہل مجمع! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نظریں نیچی کرلو کہ فاطمہ بنت محمد پل صراط پر سے گزر جائیں، چنانچہ وہ اس طرح گزریں گی کہ ان کے ساتھ 70 ہزار حورعین ہوں گی اور وہ بجلی کی تیزی کے ساتھ گزر جائیں گی۔ اسے ابن ابی جرادہ نے اسناد کے ساتھ اور مولی علی بن حسام الدین الہندی نے کنز العمال میں روایت کیا ہے۔

جب حضرت ابو انصاری رضی اللہ تعالی عنہ جنگ صفین سے واپس آئے تو ان سے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا ساتھ دینے کے سلسلے میں سوال کیا گیا اور پوچھا گیا کہ انہوں نے اہل قبلہ سے جنگ کیوں کی؟ تو انہوں نے فرمایا: میں تم دونوں کے سامنے اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ اسی گھر میں تھے جس میں تم دونوں موجود ہو اور علی آپ کے دائیں جانب اور میں آپ کے بائیں جانب تھا اور حضرت انس بن مالک آپ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو کون ہے دروازے پر؟ حضرت انس باہر نکلے تو دیکھا اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ عمار ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمار کے لیے کھول دو، یہ طیب ہے اور مطیب ہے یعنی پاک ہے اور پاک باز ہیں، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے دروازہ کھول دیا۔

حضرت عمار داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے ان کو مرحبا کہا پھر فرمایا: اے عمار! میرے بعد میری امت میں کچھ فتنے ہوں گے، حتی کہ ان کے درمیان تلوار چلے گی اور بعض بعض کو قتل کریں گے۔ جب تم ایسا ہوتے ہوئے دیکھو تو اس شخص کے ساتھ رہنے کو لازم پکڑ لو جو میرے دائیں جانب ہے، یعنی علی کو۔ بے شک اگر لوگ ایک وادی پر چلیں اور علی دوسری وادی پر چلے تو تم علی کی وادی پر چلنا اور لوگوں سے الگ ہو جانا۔ بے شک علی تم کو ہدایت سے ہٹائیں گے نہیں اور ہلاکت میں گرائیں گے نہیں۔ اے عمار! علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ عزوجل کی اطاعت ہے۔

اس حدیث میں جن دو سوال کرنے والوں کا ذکر ہے، ان سے مراد علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید نخعی ہیں۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ نے یوم نہروان کو خوارج سے بھی بحث و مباحثہ کیا اور آپ نے ہی معاویہ سے کہا جب انہوں نے حضرت علی کو برا

بھلا کہا: اے معاویہ! لوگوں کو علی کی تنقیص سے روکو۔ معاویہ نے کہا: میں اس کی قدرت نہیں رکھتا۔ حضرت ابوایوب نے کہا: واللہ! میں ایسی سرزمین میں نہیں رہ سکتا جہاں علی کو تنقیص کی جاتی ہو۔ پھر وہ ساحل سمندر کی طرف چلے گئے، حتی کہ وفات ہوگئی۔

صحیح بات یہی ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک تھے۔ یہی اکثر حفاظ اور ائمہ کی رائے ہے۔ اور وہ جنگ صفین کے دن مقدمۃ الجیش کے امیر تھے۔

البغیہ میں حافظ ابونعیم سے روایت کیا گیا ہے: جہاں تک اہل صفہ کے ناموں کی بات ہے تو میں نے بعض متاخرین کو دیکھا کہ انہوں نے اہل صفہ کے ذکر کی چھان بین کی اور انہیں حروف معجم کے اعتبار سے جمع کیا، اور ان میں ایک جماعت کا ذکر کیا۔

پھر وہ کہتے ہیں کہ خالد بن زید نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کو محمد بن جریر کے واسطے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ اسی مشہور گھر کے مالک ہیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر مدینہ تشریف لانے کے بعد قیام فرمایا تھا جب تک کہ آپ کی مسجد اور آپ کے حجرے تعمیر نہیں ہو گئے۔ آپ کا گھر آج بھی مدینے میں موجود ہے، اور اسی گھر کی وجہ سے وہ صفہ میں رہنے سے بے نیاز تھے۔ جنگ بدر اور عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ وہ اہل صفہ میں سے نہیں ہیں۔ قسطنطنیہ میں وفات پائی اور اسی کی فصیل کی جڑ میں دفن کیے گئے۔

البغیہ میں اپنی سند سے محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ ان 70 لوگوں میں سے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ ثانیہ میں بیعت کی، ابوایوب خالد بن زید بھی ہیں۔ اور وہ بدر میں بھی شریک تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو انہی کے گھر میں آپ نے قیام کیا۔ آپ ان کے گھر میں اس وقت تک مقیم رہے جب تک کہ آپ کی مسجد اور آپ کے گھروں کی تعمیر نہ ہوگئی۔

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت مصعب بن عمیر کے درمیان مواخات کرائی، اور اس کے بعد وہ حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں شریک رہے ، پھر دمشق میں سکونت اختیار کر لی۔

انہوں نے ہی اپنی سند سے ابو رہم سماعی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر کے زیر حصے میں قیام پذیر ہوئے اور میں بالا خانے میں تھا۔ بالا خانے میں پانی گر گیا تو میں اور ام ایوب لحاف سے پانی کو سکھانے لگے، اس ڈر سے کہ کہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچ جائے۔ پھر میں گھبرایا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم آپ کے اوپر رہیں۔ اس لیے آپ بالا خانے میں منتقل ہو جایئے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامان کو منتقل کرنے کا حکم دے دیا اور آپ کا سامان بہت تھوڑا تھا۔

(البغیۃ وذیل المذیل للطبری والاستبصار لابن قدامۃ والطبقات لابن سعد وأسد الغابۃ ومنح المدح لابن سید الناس)۔

۱۵۔ حضرت خباب ابو محمد بن ارت:

خباب بن ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم۔

آپ کی کنیت ابو محمد تھی، ایک قول ہے کہ ابو عبد اللہ تھی اور ایک قول ہے کہ ابو یحییٰ تھی۔

آپ اصلاً عربی ہیں؛ لیکن زمانہ جاہلیت میں آپ کو قید کر لیا گیا تھا، اور پھر مکہ میں بیچ دیا گیا۔ ام انمار بنت سباع خزاعیہ نے آپ کو خریدا۔ یہ بنو زہرہ کے حلیفوں میں سے تھی، اور یہ بھی کہا گیا کہ آپ ثابت بن ام انمار کے غلام تھے، اور یہ بھی کہا گیا

ہے کہ ام سباع ہی آپ کی والدہ ہیں۔

بہر حال آپ نسب کے اعتبار سے تمیمی ہیں، اور ولاء کے اعتبار سے خزاعی اور حلیف ہونے کے اعتبار سے زہری ہیں۔

سابقین اسلام میں سے ہیں۔ مسلمان ہونے والوں میں آپ کا نمبر چھٹا ہے۔ اللہ کے دین کی خاطر آپ کو طرح طرح سے ستایا گیا۔ دشمن آپ کو لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں اس کو تپاتے تھے تو جتنی تکلیف آپ ان لوگوں سے پہنچتی تھی، اس سے زیادہ لوہے کی گرمی اور سورج کی تپش سے پہنچتی تھی۔

شعبی کہتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالی عنہ نے صبر واستقامت سے کام لیا اور کافروں کی بات مان کر نہیں دی۔ وہ لوگ گرم پتھر سے آپ کی پیٹھ چپکا دیا کرتے تھے، حتی کہ آپ کی پیٹھ کا گوشت ختم ہو گیا تھا۔

ان کی آقا گرم لوہا آپ کے سر پر رکھ دیا کرتی تھی۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے دعا دی: اے اللہ! خباب کی مدد فرما۔

ایک دن ان کی مالکن ام انمار نے آپ کے سر پر گرم لوہا رکھا تو وہ کتوں کی طرح ہانپنے لگی۔ ان سے کہا گیا کہ اس کو تپا۔ حضرت خباب لوہا لے کر اس کے سر کو داغنے لگے۔

حضرت خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر واحد اور تمام جنگوں میں شریک رہے، پھر جب انہوں نے ہجرت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور تمیم مولی خراش بن صمہ کے درمیان مواخات کرائی، اور ایک قول یہ ہے کہ ان کے درمیان اور جبر بن عتیک کے درمیان مواخات کرائی۔

حضرت خباب کی وفات سن 37 میں ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ ان کی وفات 39 ہجری میں ہوئی، بعد اس کے کہ انہوں نے حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین اور نہروان میں شرکت کی تھی۔ حضرت علی نے ان کی نماز پڑھائی۔ اس وقت

ان کی عمر 73 سال تھی، اوران کی اولاد میں عبداللہ بن خطاب تھے جن کو خوارج نے قتل کر دیا اوران کی بیوی کو بھی قتل کر دیا۔ اسی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کے خلاف مقدمہ کیا اوران سے ان کا خون بہا طلب کیا۔ وہ لوگ کہنے لگے: ہم سب نے مل کران کو قتل کیا ہے۔ اس وجہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سب سے قتال کرنے کو جائز سمجھا۔

(الاستیعاب وأسد الغابۃ والکامل لابن الأثیر)۔

۱۶۔ ذوالشہادتین:

خزیمہ بن ثابت بن عمارہ بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن عباد بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی خطمی۔

ان کی والدہ: کبشہ بنت اوس ہیں اور بنی ساعدہ سے ہیں۔

ان کی کنیت ابوعمارہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذوشہادتین کا لقب دیا۔ اس طرح ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

وہ عمیر بن عدی بن خرشہ کے ساتھ مل کر بنوخطمہ کے بتوں کو توڑتے تھے۔

بدر اوراس کے بعد کی تمام جنگوں میں شریک رہے۔ بنوخطمہ کا جھنڈا فتح مکہ کے دن انہی کے ہاتھ میں تھا۔

حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں شریک تھے۔ جب حضرت عمار بن یاسر کو قتل کیا گیا تو حضرت خزیمہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ پھر انہوں نے اپنی تلوار سونتی اور جنگ کرتے رہے، حتی کہ قتل کر دیے گئے۔ یہ سن 37 ہجری کی بات ہے۔

ان سے ان کے بیٹے عمارہ بن خزیمہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواء بن قیس محاربی سے گھوڑا خریدا، پھر سواء نے اس کا انکار کر دیا تو حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گواہی دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تمہیں کس چیز نے گواہی دینے پر آمادہ کیا جب کہ تم ہمارے ساتھ موجود بھی نہیں تھے؟ انہوں نے عرض کیا: آپ جو دین لے کر آئے ہیں، میں نے اس میں آپ کی تصدیق کی ہے اور میں جانتا ہوں کہ آپ حق کے سوا کچھ نہیں فرماتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خزیمہ جس کے حق میں یا جس کے خلاف گواہی دیں تو وہ اکیلے کافی ہیں۔

شیخ طوسی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور امیر المومنین حضرت علی کے اصحاب میں شمار کیا ہے۔

علامہ حلی خلاصہ میں کہتے ہیں کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف سبقت کرنے والے لوگوں میں سے تھے۔ یہ ان ۱۲ لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے خلافت کے معاملے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے سے اختلاف کیا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر بغیر کسی تغیر وتبدیلی کے چلنے والے لوگوں میں سے تھے۔ یہ حضرت سلمان، حضرت مقداد اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہم کی جماعت میں سے ہیں۔

یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غدیر خم کے دن سنا تھا کہ میں جس کا مولی ہوں تو یہ علی اس کے مولی ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے معاملے میں گواہی دیتے ہوئے کہا تھا: کیا تم لوگ نہیں جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اکیلے کی گواہی کو قبول کیا تھا، اور میرے ساتھ کسی دوسرے کی گواہی کا ارادہ نہیں کیا؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، تو انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے اہل بیت حق اور باطل کے درمیان تفریق کریں گے اور وہ دین کے ائمہ ہیں جن کی پیروی کی جائے گی۔

ابن جریر طبری نے ذیل المذیل میں صراحت کی ہے کہ وہ سن 48 ہجری

میں جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے شہید ہوئے۔ابن سعد نے بھی طبقات میں اس کی صراحت کی ہے۔

خطیب اپنی کتاب موضح اُوھام الجمع والتفریق میں کہتے ہیں: جن لوگوں نے یہ بات کہی ہے کہ حضرت ذوشہادتین کی وفات حضرت عثمان کے زمانے میں ہوئی تو ان کی بات بلا شک وشبہ غلط ہے؛اس لیے کہ وہ حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے۔تمام اہل سیر کا اس پر اتفاق ہے۔اوران لوگوں کی بات جنہوں نے اہل علم کی مخالفت کی ہے، حجت نہیں ہے۔

اورانہوں نے دوسندوں کے ذریعے ذوشہادتین کے پوتے محمد بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے روایت کیا ہے کہ میرے دادا خزیمہ بن ثابت حضرت عمار رضی اللہ تعالی عنہ کے قتل ہونے کے بعد جنگ صفین میں ہی قتل کیے گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا۔

اورانہوں نے ہی اپنی سند سے سدی کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں تھا تو میں نے ایک سوار شخص کو دیکھا جس نے اپنے چہرے پر ڈھاٹا باندھا ہوا تھا،اوراس نے اپنے عمامہ کے نیچے سے داڑھی کو باہر نکالا ہوا تھا۔میں نے دیکھا کہ وہ لوگوں سے بڑی سخت جنگ کر رہا ہے،دائیں اور بائیں ہر طرف حملہ کر رہا ہے۔ میں نے کہا: اے شیخ! تم دائیں بائیں لوگوں سے جنگ کر رہے ہو؟ تو انہوں نے اپنا عمامہ ہٹا دیا۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علی کے ساتھ مل کر جنگ کرو،علی کے ساتھ مل کر جنگ کرو،اور میں خزیمہ بن ثابت انصاری ہوں۔

پھر خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام میں اور کوئی نہیں ہے جس کا نام خزیمہ اور جس کے باپ کا نام ثابت ہو،سوائے ذوشہادتین کے۔واللہ اعلم۔

ابن ابی الحدید شرح میں کہتے ہیں: خزیمہ بن ثابت ذوشہادتین نے جو کہ

بدری تھے، جنگ جمل کے دن یہ اشعار کہے:

لیس بین الأنصار فی جحمة الحرب

وبین العداة الا الطعان

جنگ کے گھمسان میں انصار اور دشمنوں کے بیچ میں نیزوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔

وقراع الکماة بالقضب البیض

اذا ما تحطم المران

اور بہادر سفید تلواریں چلا رہے ہیں، جب نیزے ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں۔

فادعها تستجب فلیس من الخزرج

والأوس یا علی جبان

تم انصار کو آواز دو۔ اے حضرت علی! اوس وخزرج میں کوئی بزدل نہیں ہے۔

یاوصی النبی قد أجلت الحرب

الأعادی وسارت الأظعان

اے نبی کے وصی! جنگ نے دشمنوں کو ظاہر کر دیا ہے اور ساتھی کوچ کر گئے ہیں۔

واستقامت لك الأمور سوی الشام

وفی الشام یظهر الإذعان

اور شام کے سوا سارے علاقے تابع دار ہو گئے ہیں، اور شام میں بھی جلد ہی تابعداری ہوگی۔

حسبهم ما رأوا حسبك منا

هکذا نحن حیث کنا وکانوا

ہمارے جو کارنامے انھوں نے دیکھے، وہ ان کے لیے بھی کافی ہے اور آپ کے لیے کافی ہمیں۔ ہم جہاں بھی ہوتے ہیں، ایسے ہی بہادر ہوتے ہیں، اور وہ جہاں ہوتے ہیں، ایسے ہی ہوتے ہیں۔

جنگ جمل کے بارے میں انھوں نے کہا ہے:

أعائش خلی عن علی وعیبه

بما لیس فیه انما أنت والده

اے حضرت عائشہ! حضرت علیؓ کا راستہ چھوڑ دیجیے اور ان پر وہ عیب مت لگایئے جو ان میں نہیں ہے۔ بے شک آپ ان کی ماں ہیں۔

وصی رسول الله من دون أهله

وأنت علی ما کان من ذاك شاهده

وہ رسول اللہ ﷺ کے وصی ہیں، اور آپ اس پر شاہد ہیں۔

وحسبك منه بعض ما تعلمینه

ویکفیك لولوم تعلمی غیر واحدة

آپ ان کے بارے میں جو بعض باتیں جانتی ہیں، وہی آپ کے لیے کافی ہیں، اور اگر آپ ایک بات کے سوا کچھ نہ جانتیں تب بھی وہ ایک بات آپ کے لیے کافی ہوتی۔

اذاقیل ما ذا عبت منه رمیته

بخذلان ابن عفان وما تلك آبده

جب کہا جاتا ہے کہ آپ کو ان سے کیا شکایت ہے تو آپ ان پر حضرت عثمان کو بے یار و مددگار چھوڑنے کا عیب دیتی ہیں حالانکہ یہ چیز بھی ان کو دوام نہیں بخش دیتی۔

ولیس سماء الله قاطرة وما

لذاك وما الأرض والفضاء بمائدة

اور نہ اس کی وجہ سے آسمان اور نہ زمین اور فضاء پر کوئی فرق پڑتا۔

(تاریخ ابن اثیر، اسد الغابۃ، طبقات ابن سعد والاستبصار لابن قدامہ)۔

۱۷۔ **ابن عدی بیاضی:**

خلیفہ بن عدی بن معلّٰی [عمرو] بن مالک بن عامر بن بیاضہ۔

ان کا ذکر ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ نے بدریوں میں کیا ہے، اور ضرار بن صرد نے اپنی سند سے عبید اللہ بن ابی رافع سے ان کا ذکر ان لوگوں سے نقل کیا ہے جو صحابہ حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شریک تھے۔ اسے طبرانی نے نقل کیا ہے۔

ان کے نام کے سلسلے میں ایک قول یہ بھی ہے: علیفہ بن عدی۔

(الاصابۃ ۱/۴۵۰ و أسد الغابۃ ۱/۱۲۳)۔

۱۸۔ **ابو عبداللہ انصاری:**

خوات بن جبیر بن نعمام بن امیہ بن امرئ القیس، اور ان کا نام برک ہے: بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔

وہ بہادر شہ سواروں میں سے تھے۔ بدر واحد اور دیگر جنگوں میں شریک ہوئے۔ کہا گیا کہ خوّات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی جانب نکلے۔ جب مقام صفراء تک پہنچے تو ان کی پنڈلی پر ایک پتھر لگا۔ تو وہ واپس آ گئے، مگر پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حصہ نکالا۔

ذہبی کہتے ہیں: خلیفہ نے کہا ہے کہ حضرت علی کے ساتھ صفین میں اصحاب بدر میں شریک ہونے والوں میں عمار بن یاسر، سہل بن حنیف، خوات بن جبیر، ابو سعد ساعدی، ابو یسر، رفاعہ بن رافع انصاری، ابو ایوب انصاری، ابو فضالہ اور ابو عمرہ تھے۔

اور زمانۂ جاہلیت میں ذات نحیین کے ساتھ پیش آنے والا قصہ انھی کا ہے، اور وہی اس شعر کے قائل ہیں:

فشدت على النحيين كفاً شحية

فأعجلتها والفتك من فعلاتي

یہ دراصل بنو تیم اللہ بن ثعلبہ کی ایک عورت ہے، جو زمانہ جاہلیت میں تھی

بیچتی تھی اور اسی کی یہ مثال دی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ وہ ذات نحیین سے بھی زیادہ مشغول ہے۔ اس کی تفصیل کے لیے میدانی کی کتاب مجمع الامثال کی طرف رجوع کیجیے۔ اسی میں مکمل قصہ ہے۔

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس خاتون کے بارے میں پوچھا اور آپ مسکرائے تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اب اللہ تعالی نے مجھے اس سے بہتر چیز عطا فرمادی ہے اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ نجات کے بعد دوبارہ مصیبت کی طرف لوٹوں۔

خوات شاعر تھے اور انہوں نے عباس بن مرداس کو اشعار سے جواب دیا تھا۔

عباس بن مرداس نے بنونضیر کی جلاوطنی پر آنسو بہاتے ہوئے کہا تھا:

لو أن قطين الدار لم يتحملوا
وجدت خلال الدار ملهى وملعبا
فانك عمرى هل رأيت ظعائننا
سلكن على ركن السطاة فأثابا
اذا جاء باغى الخير قلن بشاشة
له بوجوه كادنانير مرحبا
فلا تحسبنى كنت مولى ابن سلم
سلام ولا مولى حيى بن أخطبا

کاش گھر کے مکین کوچ نہ کرتے تو تم گھر میں کھیل کود کی چہل پہل دیکھتے۔

تیری عمر کی قسم! کیا تو نے ہماری عورتوں کو رکن سطاۃ پر قیام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

جب کوئی خیر کا متلاشی آتا ہے تو وہ دینار کی طرح چمکتے چہروں سے اسے مرحبا کہتی ہیں۔

تو مجھے ابن سلم، سلام اور حیی بن اخطب کا غلام مت سمجھ۔

تو خوات نے اسے جواب دیا:

أتبكي على قتلى يهود وقد ترى
من الشجو لو تبكى أحق وأقربا
فهلا على قتلى ببطن ادارة
بكيت وما تبكى على الشجو مغضبا

کیا تو یہود کے مقتولین پر آنسو بہاتا ہے۔ جب کہ تو غم بھی دیکھ رہا ہے۔ کاش تو اپنے کسی قریبی اور حقدار شخص پر آنسو بہاتا۔

تو نے وادی ادارہ کے مقتولین پر کیوں آنسو نہ بہائے۔ تو غم پر غصہ کے ساتھ کیوں آنسو نہیں بہاتا ہے۔ (الخلفاء الراشدون ص: ۲۱۰، اسد الغابہ ۱/۱۲۵)۔

۱۹۔ سلمی انصاری:

خویلد بن عمرو انصاری سلمی۔ بنو سلمہ سے تھے۔

بدری ہیں۔ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شامل ہونے والوں کے ناموں میں ان کا بھی ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسی نے یہ بات نقل کی ہے۔ (اسد الغابہ ۱/۱۲۸)۔

۲۰۔ ابو خدیج حارثی:

رافع بن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی، جن کی کنیت عبد اللہ تھی اور ایک قول کے مطابق ابو خدیج ہے، اور ایک قول ہے کہ دونوں کنیتیں تھیں۔

ان کی والدہ کا نام حلیمہ بنت عروہ بن مسعود بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ ہے۔

بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چھوٹا سمجھ کر واپس کر دیا تھا

اور پھر احد کے دن ان کو اجازت دی تھی، چنانچہ وہ احد میں شریک ہوئے اور اکثر جنگوں میں شریک ہوئے۔ احد کے دن ان کے گلے میں ایک تیر بھی لگا تھا۔ انہوں نے تیر نکال دیا؛ لیکن اس کا پھل باقی رہ گیا یہاں تک کہ اسی سے ان کی موت ہوئی۔ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن میں تمہارے لیے گواہی دوں گا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانے میں ان کا زخم پھٹ گیا تھا، چنانچہ سن 74 میں ان کی وفات ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر 86 سال تھی۔ وہ اپنی قوم کے امیر تھے۔

حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئے تھے۔

(طبقات ابن سعد، المعارف، الاستیعاب والاصابۃ)۔

۲۱۔ ربعی بلوی:

ربعی بن رافع بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ھمیم بن ذہل بن ھنی بن بلی بلوی۔

یہ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے اور انصار میں سے تھے۔ بدر میں شریک ہوئے۔

ان کے نام کے بارے میں کہا جاتا ہے: ربعی بن ابورافع۔

یہ بات ابوعمر اور ابن کلبی نے کہی ہے، اور ابونعیم اور موسی کا کہنا ہے: ربعی بن رافع انصاری بدری ہیں اور یہ دونوں کہتے ہیں کہ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے ان صحابہ کے ناموں کے ذکر میں جو حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے، ربعی بن رافع کا ذکر کیا ہے جو بنی عمرو بن عوف میں سے ہیں اور بدری ہیں یعنی یہ بنی عمر و بن عوف سے حلیفانہ تعلق رکھتے ہیں، ورنہ قبیلے کے اعتبار سے وہ بلوی ہیں۔ یہ بات ابونعیم اور ابوموسی نے کہی ہے۔ (أسد الغابۃ ۱/۱۶۲ والاصابۃ ۱/۴۹۰)۔

۲۲۔ ابومعاذ انصاری:

رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق انصاری زرقی۔

ان کی والدہ کا نام ام مالک بنت ابی بن سلول ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور آپ سے روایت بھی کی ہے اور آپ کے ساتھ بدر واحد اور تمام جنگوں میں شریک رہے ہیں۔ ان کے بھائی خلاد اور مالک ہیں۔ یہ تینوں بھائی بدر میں شریک رہے ہیں اور ان کے والد رافع بن مالک کے بدر میں شریک ہونے کے سلسلے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

رفاعہ بن رافع: حضرت علی کے غلام تھے اور جنگ جمل اور صفین میں شریک رہے اور معاویہ کے دور حکومت میں ان کی وفات ہوئی۔

(بغیۃ الطلب والاستبصار وتاریخ طبری والاستیعاب)۔

۲۳۔ زید بلوی:

زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بلوی عجلانی۔

انصار کے حلیف ہیں، پھر بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہوئے، اور یہ ثابت بن اقرم کے چچازاد بھائی ہیں۔

بدر میں شریک ہوئے۔ یہ بات موسی بن عقبہ، زہری اور ابن اسحاق نے کہی ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں: انصار میں بنی عجلان میں سے بدر میں زید بن اسلم شریک ہوئے، مگر ابن سعد کا کہنا ہے کہ بنو عبید بن زید بن مالک میں سے بدر میں زید بن اسلم شریف ہوئے۔ تو ان لوگوں نے ان کو انصار میں سے قرار دیا اور یہ بات ذکر نہیں کی ہے کہ یہ ان کے حلیف تھے۔ پہلی بات ابو عمر، ابن حبیب اور ابن کلبی نے ذکر کی ہے۔

عبید بن زید کا پورا نسب اس طرح ہے: زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس، تو ان کا نسب بنی عمرو بن عوف سے جا ملتا ہے، اور ابو عمر وغیرہ نے ان کو ان کا حلیف قرار دیا ہے۔ اسی طرح ابن ہشام نے کلبی کے واسطے سے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے تو انہوں نے بھی بنی عبید بن زید بن مالک میں سے بدر میں شریک ہونے والی ایک جماعت کا تذکرہ کیا ہے اور پھر کہا ہے: اور بلی قبیلے میں

ان کے حلیفوں میں سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بھی تھے۔ یہی بات سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کی ہے اور ان کو حلیف قرار دیا ہے؛ لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ وہ ان کے حلیف تھے، جبکہ صحیح بات یہی ہے کہ وہ حلیف تھے۔

عبید اللہ بن ابی رافع ان لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے جو حضرت علی کے ساتھ ان کی جنگوں میں شریک تھے کہتے ہیں: زید بن اسلم بھی ان میں شامل تھے۔

(أسد الغابۃ ۱/۲۲۰، الاصابۃ ۱/۵۴۲ والاستیعاب)۔

۲۴۔ ابو سعد ساعدی:

ابو سعد ساعدی۔

ذہبی نے الخلفاء الراشدون میں کہا ہے: خلیفہ کہتے ہیں: بدری صحابہ میں سے حضرت علی کے ساتھ صفین میں شامل ہونے والے عمار بن یاسر، سہل بن حنیف، خوات بن جبیر اور ابو سعد ساعدی وغیرہ تھے۔

أسد الغابہ میں ہے: سعد بن سعد الساعدی، سہل بن سعد کے بھائی ہیں۔ عبد المہیمن بن سہل نے اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن سعد بن سعد کا حصہ بھی نکالا تھا۔ یہ بات ابو نعیم اور ابو موسی نے بیان کی ہے۔

ابن قدامہ نے الاستبصار میں کہا ہے کہ سعد بن سعد انصاری بدر میں شریک ہوئے۔ (الخلفاء الراشدون، ص: ۲۱۰، الاستبصار، ص: ۹۲)۔

۲۵۔ ابو دجانہ انصاری:

سماک بن خرشہ [اور ایک قول ہے: سماک بن اوس بن خرشہ] بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی خزرجی۔

یہ اپنی کنیت ابو دجانہ سے مشہور ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر واحد اور تمام جنگوں میں شریک ہوئے اور احد کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

کو اپنی تلوار دی اور فرمایا: اس تلوار کو اس کے حق کے ساتھ کون لے گا؟ لوگ پیچھے رہے تو ابو دجانہ نے کہا: میں اس کو اس کے حق کے ساتھ لوں گا۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنی تلوار دے دی۔ چنانچہ انہوں نے اس کے ذریعے مشرکوں کے سرتن سے جدا کیے۔

اور اس سلسلے میں انہوں نے یہ شعر بھی کہا:

أنا الذی عاهدنی خلیلی

ونحن بالسفح لدی النخیل

أن لا أقوم الدهر فی الکبول

أضرب بسیف الله والرسول

میں ہی وہ ہوں جس سے میرے خلیل نے اس وقت عہد لیا جب کہ ہم مقام نخیل کے پاس چوٹی پر تھے

کہ میں کبھی بھی سستی اور عاجزی نہ دکھاؤں اور اللہ اور اس کے رسول کی تلوار سے وار کرتا رہوں۔

ابو دجانہ نہایت مشہور بہادروں میں سے تھے۔ ان کی ایک سرخ پٹی تھی جس کے ذریعے جنگ میں ان کی پہچان ہو جاتی تھی۔ جب احد کا دن ہوا تو انہوں نے وہ پٹی باندھی اور صفوں کے درمیان اکڑ کر چلنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ویسے تو یہ چال ایسی ہے کہ اللہ کو پسند نہیں؛ لیکن ایسے موقع پر بہت پسند ہے۔

یہ فضلائے صحابہ اور اکابر صحابہ میں سے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ جنگ یمامہ میں بڑے کارنامے انجام دینے کے بعد شہید کر دیے گئے۔ بنو حنیفہ اپنی چہار دیواری کے پیچھے سے جنگ کر رہے تھے، تو ابو دجانہ نے مسلمانوں سے کہا کہ وہ دیوار کے اوپر سے ان کو اندر پھینک دیں۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا جس سے ان کا پاؤں ٹوٹ گیا، مگر پھر انہوں نے دروازے پر حملہ کر دیا اور وہاں سے مشرکوں کو ہٹا دیا، چنانچہ مسلمان اس احاطے میں داخل ہو گئے اور اسی دن وہ شہید کر دیے گئے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ

اس کے بعد بھی زندہ رہے، حتی کہ امیر المومنین حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں بھی شریک ہوئے۔

روایت کیا گیا ہے کہ مسلمان احد کے دن سب پسپا ہو گئے، حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حضرت علی اور ابو دجانہ رہ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: تم لوگوں کو نہیں دیکھ رہے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، تو آپ نے فرمایا: تم بھی اپنی قوم کے ساتھ جا ملو۔ انہوں نے کہا: میں نے اللہ اور اس کے رسول سے اس پر بیعت نہیں کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تم آزاد (بہادر) شخص ہو۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! قریش یہ باتیں نہیں کریں گے کہ میں بھاگ گیا اور میں نے آپ کو بے یار و بردگار چھوڑ دیا، حتی کہ جو آپ کا انجام ہو، میرا بھی وہی انجام ہو۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے خیر کی دعا کی۔

اور روایت کیا گیا ہے کہ ان کی تلوار ٹوٹ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی تلوار دے دی، یا ان کو ایک ٹہنی دے دی جو ان کے ہاتھ میں تلوار بن گئی۔

(الاستبصار لابن قدامہ، وأسد الغابۃ لابن الأثیر والکامل لابن الأثیر)۔

۲۶۔ ابن حنیف انصاری:

سہل بن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ بن عمرو بن حارث بن مجدعہ بن عمرو بن حنش بن عوف بن عمرو بن عوف ابو سعد۔

اور ایک قول ہے کہ کنیت ابو عبداللہ تھی۔ ان کے دادا عمرو بن حارث ہیں اور انہی کو بحزج کہا جاتا ہے۔

حضرت سہل بدر و احد میں شریک ہوئے اور احد کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوگ تھوڑی دیر کے لیے ہٹ گئے تو وہ ثابت قدم رہے اور انہوں نے آپ سے موت پر بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیر اندازی کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سہل سے بچ کر رہو۔

بے شک یہ سہل ہے، سہل۔

یہ خندق میں بھی شریک ہوئے اور جنگ خندق کو جنگ احزاب بھی کہا جاتا ہے؛ اس لیے کہ اسی دن قریش کے ساتھ دیگر تمام قبیلے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف صف آراء ہو گئے تھے۔

سہل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک ہوئے اور امیر المومنین حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شریک رہے، اور سن 38 ہجری میں کوفہ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے پوتے محمد بن ابی امامہ بن سہل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور پانچ تکبیریں یا چھے تکبیریں کہیں۔ یہ بات طرابلسی نے تاریخ الثقات میں کہی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے ان کی چھ تکبیریں کہیں اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ بدری تھے اور اہل بدر کو دوسروں پر فضیلت حاصل ہے۔ اس لیے میں نے چاہا کہ تم کو ان کی فضیلت سے واقف کراؤں۔

(ذیل المذیل للطبری، طبقات ابن سعد، تاریخ الثقات للطرابلسی والاستبصار لابن قدامہ)۔

۲۷۔ صاحب مربد (کھلیان والے):

سہیل بن عمرو [اور ایک قول ہے: سہیل بن رافع بن ابی عمرو] صاحب مربد یعنی اس کھلیان کے مالک جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد تعمیر کی۔ یہ مربدان کا اور ان کے بھائی سہل کا تھا اور یہ دونوں چھوٹے بچے تھے اور اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے۔

سہیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں شرکت کی۔ ابن اثیر نے اپنی تاریخ میں اس کی صراحت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ حضرت علی کے

ساتھ صفین میں سہیل بن عمرو بن ابی عمر انصاری شہید کیے گئے، جو بدری تھے۔
(أسد الغابۃ، والکامل لابن الأثیر والاستبصار)۔

۲۸۔ صالح انصاری:

صالح انصاری۔ بنی سالم سے تعلق رکھتے ہیں اور بدری ہیں۔ ابونعیم نے الصحابۃ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابویعلی نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری کے طریق سے ان کے والد کے واسطے سے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو آپ بنی سالم کے بستی کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کو آواز دی جس کا نام صالح تھا، تو وہ آپ کی طرف نکل کر آئے... الحدیث۔

باوردی نے محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع کے طریق سے ان کے والد سے ان لوگوں میں جو بدر میں شریک ہوئے اور حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شریک رہے، صالح انصاری کا بھی ذکر کیا ہے۔ (الاصابۃ ۲/۱۶۸ و أسد الغابۃ ۳/۹)۔

۲۹۔ ابن عتیک:

عبداللہ بن عتیک بن قیس بن اسود بن بری بن کعب بن غنم بن سلمہ بن خزرج انصاری بدری۔

ابن کلبی کہتے ہیں کہ یہ امیر المومنین حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے۔

یہ ابورافع ابن ابی الحقیق یہودی کے قاتلین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے ہی اس کو قتل کرنے کی ذمہ داری اپنے ہاتھ میں لی تھی۔ ان کی نظر کمزور تھی۔ جب انہوں نے اس کو قتل کر دیا تو سیڑھی سے گر گئے اور ان کا پاؤں مڑ گیا۔ ان کے ساتھی ان کو اٹھا کر لائے۔ جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اپ نے ان کے

پاؤں پر اپنا ہاتھ پھیرا تو کہتے ہیں: میں ایسا ہو گیا جیسے مجھے کبھی کوئی درد ہی نہیں تھا۔

میں کہتا ہوں کہ ان کے سب میں اختلاف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ قبیلہ اوس سے تھے اور کچھ کہتے ہیں کہ وہ قبیلہ خزرج سے تھے، اور ایک قول یہ ہے کہ جابر بن عتیک کے بھائی تھے، اور ایک قول ہے کہ ان کے بھائی نہیں تھے۔

بعض لوگوں نے عتیک کو بدل کر عبید کر دیا ہے یعنی تا کو با سے اور کاف کو دال سے بدل دیا ہے جبکہ یہ تصحیف ہے۔ (الاصابہ ۱/۳۳۲ و أسد الغابہ ۱/۲۰۳)۔

۳۰۔ ابن تیہان:

عبید بن تیہان، مالک بن تیہان ابوالہیثم کے بھائی۔ ان کا نسب ان کے بھائی ابوالہیثم مالک بن تیہان کے ضمن میں آئے گا۔

بدری ہیں۔ ان ستر لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے عقبہ کی رات میں رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ بدر اور احد میں شریک ہوئے، اور کہا گیا ہے کہ احد میں شہید کر دیے گئے، جب کہ ایک قول یہ ہے کہ صفین میں شہید کیے گئے۔

الشیخ نے انھیں امیر المومنین کے اصحاب میں شمار کیا ہے۔

(اسد الغابہ والاصابہ والاستیعاب)۔

۳۱۔ ابو مسعود انصاری:

عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج۔

بدری ہیں، اپنی کنیت ابو مسعود سے مشہور ہیں۔ عقبہ ثانیہ میں بھی موجود تھے۔

بخاری نے جزم سے کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے۔ ابو عتبہ اور مسلم کہتے ہیں کہ بدر میں شریک تھے۔ وہ حضرت علیؓ کے اصحاب میں سے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے انھیں کوفہ میں اپنا جانشین بھی بنایا تھا۔

۴۰ھ میں وفات ہوئی۔ صحیح بات یہ ہے کہ ان کی وفات ۴۰ھ کے بعد ہوئی۔ ایک قول ہے کہ وفات کوفہ میں ہوئی، جب کہ ایک قول ہے کہ مدینے میں ہوئی۔ (الاصابہ ۴۸۴/۲، واُسد الغابۃ ۴۱۹/۳)۔

۳۲۔ ابوالیقظان:

عمار بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس [زید] الحصین بن وذیم بن ثعلبہ بن عوف بن حارثہ بن عامر الاکبر بن یام بن عنس [زید] بن مالک بن ادد بن زید بن یشجب بن عریب بن زید بن کہلان بن سبأ بن یشجب بن یعرب بن قحطان۔

کوفہ میں مقیم تھے اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ان کی تمام جنگوں میں شریک رہے، حتی کہ سن 37 ہجری میں صفین میں شہید کر دیے گئے اور وہیں دفن کیے گئے۔ اس وقت ان کی عمر 93 سال تھی، اور یہ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔ ہم نے ان کا تذکرہ شرکائے بدر میں کیا ہے۔ یہ بات ابن سعد نے الطبقات الکبری میں کہی ہے۔

حضرت یاسر بن عامر اور ان کے دونوں بھائی حارث اور مالک اپنے ایک بھائی کی تلاش میں یمن سے مکہ آئے تھے۔ حارث اور مالک تو یمن چلے گئے، مگر یاسر مکہ میں رہ گئے اور انہوں نے ابوحذیفہ بن مغیرہ بن عبداللہ عمر بن مخزوم سے حلیفانہ تعلقات بنا لیے۔ ابوحذیفہ نے اپنی ایک باندی سے ان کی شادی کر دی جس کا نام سمیہ بنت خیاط تھا۔ انہوں نے ایک بچے کو جنم دیا جس کا نام عمار تھا۔ پھر ابوحذیفہ نے سمیہ کو آزاد کر دیا، مگر پھر بھی یاسر اور عمار بوحذیفہ کی وفات تک ان کے ساتھ رہے۔

پھر جب اللہ تعالی نے اسلام بھیجا تو یاسر، سمیہ، عمار اور ان کے بھائی عبداللہ بن یاسر مسلمان ہو گئے۔ اور یاسر کا ایک دوسرا بیٹا بھی تھا جو عمار اور عبداللہ سے بڑا تھا جس کا نام حریث تھا۔ بنو دیل نے اس کو زمانہ جاہلیت میں قتل کر دیا تھا۔

عمار تیس بتیس لوگوں کے بعد مسلمان ہوئے۔ یہ مستضعفین میں تھے جن کو مکے میں دین سے پھیرنے کے لیے تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ مستضعفین ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کا مکے میں خاندان نہیں تھا اور جن کے پاس کوئی طاقت اور قوت نہیں تھی۔ اور قریش ان کو درمیان دن میں تپتی ہوئی ریت میں طرح طرح کی سزائیں دیتے تھے؛ تاکہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں۔ حضرت عمار کو اتنی تکلیف دی جاتی تھی کہ وہ بے ہوش ہو جاتے تھے اور پتہ نہیں رہتا تھا کہ کیا کہہ رہے ہیں۔

ایک شخص سے روایت کیا گیا ہے جس نے عمار بن یاسر کو صرف سروال پہنے ہوئے دیکھا یعنی اوپر کا بدن برہنہ تھا، تو ان کا بیان ہے کہ میں نے ان کی پیٹھ کو دیکھا تو اس میں بہت سے دھبے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ وہ دھبے ہیں جو قریش مجھے مکہ کی تپتی ہوئی ریت میں تکلیف پہنچایا کرتے تھے اور مشرکین ان کو اگ سے جلاتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرتے تو ان کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرتے اور کہتے کہ اے آگ تو عمار پر ٹھنڈی اور سلامتی بن جا جیسا کہ تو ابراہیم پر ہو گئی تھی۔ تم کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آل عمار کے پاس سے گزرے جبکہ ان کو وادی بطحا میں ستایا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عمار! خوشخبری حاصل کرو، بے شک تمہارا وعدہ جنت ہے۔

اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک بار مشرکوں نے انہیں پکڑ لیا اور اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ ان کی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازیبا بات نہ نکل گئی اور انہوں نے ان کے معبودوں کا ذکر اچھائی سے کر دیا۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا: تمہارے ساتھ کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بہت برا ہوا۔ اللہ کی قسم مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا گیا جب تک کہ میں نے آپ کے بارے میں نازیبا بات نہ کہہ دی اور ان کے

معبودوں کا ذکر اچھائی سے نہیں کر دیا۔ آپ نے پوچھا: تم اپنے دل کو کیسا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: بالکل ایمان پر مطمئن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ دوبارہ ایسا کریں تو تم بھی دوبارہ ایسا ہی کرنا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ''اِلا من أکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ''(الا یہ کہ کسی کو مجبور کر دیا جائے جبکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو)، اس کی تفسیر میں آتا ہے کہ اس سے مراد عمار بن یاسر ہیں۔ ان کو اللہ کے راستے میں بڑی تکلیفیں دی جاتی تھیں۔

یہ ان لوگوں میں سب سے پیش پیش تھے جنہوں نے مسجد تعمیر کی۔

عمار بن یاسر کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انسانوں اور جنوں سے جنگ کی ہے۔ ان سے کہا گیا: یہ کیا بات ہے؟ آپ نے انسانوں سے تو جنگ کی؛ لیکن جنوں سے کیسے جنگ کی؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں نے اپنا مشکیزہ اور ڈول اٹھایا؛ تاکہ پانی لے کر آؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ایک آنے والا آئے گا جو تم کو پانی سے روکے گا۔ کہتے ہیں کہ جب میں کنویں کے قریب پہنچا تو ایک کالے رنگ کا شخص آیا اور اس نے کہا: اللہ کی قسم! تو اس سے ایک ڈول بھی نہیں لے سکتا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس نے مجھے پکڑا، اور میں نے اس کو پچھاڑ دیا، پھر میں نے ایک پتھر اٹھا کر اس سے اس کی ناک اور چہرہ پھوڑ دیا۔ میں نے اپنا مشکیزہ بھرا، اور میں رسول ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ میں نے کہا: ایک سیاہ حبشی غلام۔ آپ نے پوچھا: تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ میں نے آپ کو بتا دیا۔ آپ نے پوچھا: تم جانتے ہو وہ کون تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ شیطان تھا جو تمہیں پانی سے روکنے کے لیے آیا تھا۔

انہوں نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر میں حصہ لیا۔ وہ پتھر اٹھاتے جاتے تھے اور یہ رجزیہ اشعار پڑھتے جاتے تھے:

نحن المسلمون نبتنی المساجدا

ہم مسلمان ہیں۔ہم مسجدیں بناتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے پیچھے المساجدا کا لفظ دہراتے جاتے تھے۔

حضرت عمار اس سے پہلے بیمار ہو گئے تھے۔کسی نے کہا کہ آج عمار کو ضرور موت آجائے گی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سنی تو فرمایا: اے ابن سمیہ! واہ! تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا، اور ان کا قاتل جہنم میں جائے گا۔

یہ بات آپ ﷺ نے حضرت عمار سے کئی مرتبہ فرمائی۔

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر شروع کی تو ہم ایک ایک اینٹ کر کے اٹھانے لگے اور حضرت عمار دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے۔میں آیا تو مجھے میرے ساتھیوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سر سے مٹی ہٹاتے جاتے تھے اور فرما رہے تھے: ابن سمیہ! تجھے مبارک ہو، تجھے باغی گروہ قتل کرے گا، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ان کے سر سے مٹی ہٹاتے جاتے تھے اور فرماتے تھے: ابن سمیہ!! تجھ پر غم ہے۔تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

یمامہ کے دن حضرت عمار کا کان شہید ہو گیا۔روایت کیا گیا ہے کہ اہل بصرہ نے ایک چشمے پر حملہ کیا اور ان کا امیر آل عطارد تمیمی کا ایک شخص تھا۔اہل کوفہ نے ان کی مدد کی اور اہل کوفہ کے امیر حضرت عمار بن یاسر تھے، تو آل عطارد کے اس شخص نے حضرت عمار سے کہا: اے کنکٹے! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہماری غنیمت میں ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ۔حضرت عمار نے اس سے کہا: تو نے میرے دونوں کانوں میں سے سب سے بہتر کان کو برا بھلا کہا ہے یعنی یہ وہ کان ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید کیا گیا تھا۔

حضرت عمار صفین کے دن کہتے تھے: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اگر یہ لوگ ہم پر حملہ کریں، حتی کہ ہجر کی چوٹیوں تک ہمیں پہنچا دیں تب بھی مجھے یقین رہے گا کہ ہماری مصلحت حق پر ہے اور وہ باطل پر ہیں۔ اور ان کے ہاتھ میں جھنڈا ہوتا تھا اور وہ کہہ رہے تھے: بے شک یہ وہ جھنڈا ہے جس کے ساتھ میں نے دو مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جنگ کی ہے اور اب یہ تیسری مرتبہ حضرت علی کے ساتھ مل کر ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس جھنڈے کے ذریعے تین مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جنگ کی ہے اور یہ مرتبہ ان میں زیادہ افضل اور زیادہ عمدہ نہیں ہے۔

انہوں نے اپنی شہادت کے آخری دن جنگ صفین میں کہا: میرے پاس دودھ لاؤ۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تم دنیا میں سب سے آخر میں دودھ کا ایک گھونٹ پیو گے، چنانچہ دودھ لایا گیا۔ انہوں نے دودھ پیا، پھر آگے بڑھے اور قتل کر دیے گئے۔

روایت کیا گیا ہے کہ عمار کے پاس اس دن دودھ لایا گیا تو وہ ہنسنے لگے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ سب سے آخری مشروب جو تم پیو گے، وہ دودھ ہوگا، حتی کہ پھر تمہیں موت آجائے گی۔

روایت کیا گیا ہے کہ عمار بن یاسر اس جھنڈے کے ساتھ تھے جسے ہاشم بن عتبہ نے اٹھایا ہوا تھا، حتی کہ وہ شہید کر دیے گئے تو ہاشم کے بعد عمار نے آگے بڑھ کر جھنڈا اٹھا لیا۔ اور سورج غروب کے قریب تھا اور حضرت عمار کے ساتھ دودھ کا پیالہ تھا۔ سورج غروب ہوتے ہوئے ان کو افطار کرنا تھا، چنانچہ جب سورج غروب ہو گیا اور انہوں نے دودھ پی لیا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا: دنیا میں تمہارا سب سے آخری سامان دودھ کا ایک پیالہ ہوگا۔ پھر وہ قریب

ہوئے اور جنگ کی، حتی کہ شہید کر دیے گئے۔

اس وقت ان کی عمر 94 سال تھی۔

ابو غادیہ مزنی نے ان کے نیزہ مارا، جس سے وہ گر پڑے۔ جب گر گئے تو ایک دوسرا شخص آپ پر جھکا اور اس نے آپ کا سر جدا کر دیا۔ وہ دونوں آپس میں جھگڑنے لگے کہ میں نے ان کو قتل کیا ہے۔ عمرو بن عاص نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم دونوں جہنم کے سلسلے میں جھگڑ رہے ہو۔ جب دونوں شخص واپس چلے گئے تو معاویہ نے عمرو بن عاص سے کہا: میں نے آج کی طرح نہیں دیکھا کہ تم نے جو بات آج کہی۔ ان لوگوں نے ہماری خاطر اپنی جانیں قربان کیں اور تم کہتے ہو کہ تم دونوں آگ کے سلسلے میں جھگڑ رہے ہو۔ حضرت عمرو نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔ اللہ کی قسم! تم اس بات کو جانتے ہو۔ کاش میں اس سے 20 سال پہلے ہی مر گیا ہوتا۔

روایت کیا گیا ہے کہ جب حضرت عمار قتل کر دیے گئے تو حضرت خزیمہ نے کہا: میرے سامنے گمراہی واضح ہو گئی ہے۔ پھر وہ آگے بڑھے، قتال کیا، حتی کہ قتل کر دیے گئے۔

حضرت عمار کا قاتل ابوالغادیہ بوڑھا، کمزور اور عمر دراز تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عمار پر قدرت دے دے، چنانچہ صفین کے دن وہ آگے چلتا ہوا آیا اور حضرت عمار کے نیزہ مارا۔ آپ گر پڑے۔ سر سے خود ہٹایا گیا تو پتہ چلا کہ عمارؓ ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عمار کے قاتل سے بڑا گمراہ نہیں دیکھا۔ اس نے ان کے بارے میں نبی ﷺ کی حدیث سنی، پھر بھی انھیں قتل کر دیا۔

راوی کہتے ہیں: ابو غادیہ نے پانی مانگا تو شیشہ کے برتن میں پانی لایا گیا۔ اس نے پینے سے انکار کر دیا۔ پھر مٹی کے پیالہ میں لایا گیا تو اس نے پی لیا۔ ایک شخص نے کہا: شیشہ میں پینے سے پرہیز، مگر حضرت عمار کے قتل سے پرہیز نہیں کیا۔

ابوالغادیہ روایت کرتے ہیں: جب حضرت عمار قتل کر دیے گئے تو حضرت علیؓ نے کہا: مسلمانوں میں سے جس شخص کو عمار کا قتل گراں نہیں گزرا اور اس نے اس کی تکلیف محسوس نہیں کی، وہ ٹھیک آدمی نہیں ہے۔ اللہ تعالی عمار پر رحم کرے اس دن بھی جب وہ اسلام لائے اور اس دن بھی جب انھیں قتل کر دیا گیا، اور اس دن بھی جب انھیں دوبارہ اٹھایا جائے۔ میں نے عمار کو اس طرح دیکھا ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کے چار صحابہ کا ذکر ہوتا تو چوتھے عمار ہوتے اور پانچ کا ذکر ہوتا تو پانچویں عمار ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ کے قدیم صحابہ میں سے کسی کو شک نہیں ہے کہ عمار کے لیے بارہا جنت واجب ہوگئی ہے۔ عمار کو جنت مبارک ہو۔

اور روایت کیا گیا ہے کہ ''بے شک عمار حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے۔ عمار جدھر بھی جائے، حق ان کے ساتھ جاتا ہے۔ اور عمار کا قاتل جہنمی ہے''۔

حضرت عمار نے وصیت کی تھی کہ میرا خون نہ دھونا اور مجھ پر مٹی نہ ڈالنا۔ میں فریق بن کر آؤں گا۔

روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمار اور ہاشم بن عتبہ کی نماز جنازہ پڑھائی، آپ نے عمار کے جنازے کے اپنے قریب رکھا اور ان کے آگے ہاشم کے جنازے کو رکھا۔ اور ایک ساتھ ان پر پانچ، چھ یا سات تکبیریں کہیں۔ راوی کو تعداد میں شک ہے۔ (طبقات لابن سعد، الاصابہ وأسد الغابۃ)۔

۳۳۔ عوفی انصاری:

عمرو بن انس انصاری۔ بنی عوف بن خزرج سے تھے۔

باوردی نے ان کا ذکر کیا ہے، اور عبید اللہ بن ابی رافع کے طریق سے ذکر کیا ہے کہ انھوں نے عوفی کو تذکرہ ان اہل بدر میں کیا ہے جو حضرت علیؓ کے ساتھ شریک تھے۔ (الاصابہ ۲/۵۱۷)۔

۳۴۔ ابوحبہ خزرجی:

ابوحبہ عمرو بن غزیہ بن عمرو بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذ وول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی مازنی۔

عقبہ اور بدر میں شریک ہوئے۔ یہ حجاج بن عمرو بن غزیہ کے والد ہیں۔

ابوحبہ کھجوریں بیچتے تھے۔ ایک عورت ان سے کھجور خریدنے آئی تو وہ انھیں اچھی لگی۔ انھوں نے اس سے کہا: گھر میں اس سے عمدہ کھجوریں ہیں۔ میرے ساتھ چلو۔ میں تمھیں ان کھجوروں میں سے دوں گا۔ وہ ان کے ساتھ چلی گئی۔ جب گھر میں داخل ہوئی تو انھوں نے اس سے کے مداعبت کی، اور جماع کو چھوڑ کر باقی سب کیا۔ پھر انھیں ندامت ہوئی۔ غسل کیا اور نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: مجھے نہی معلوم کہ تمھیں کیا جواب دوں۔ عصر کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت جبرئیل ان کی توبہ کا پیغام لے کر آئے اور یہ آیتیں نازل ہوئیں: ''أقم الصلاۃ طرفی النھار''۔

میں کہتا ہوں: علامہ امینی نے الغدیر میں ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ شریک تھے۔

۳۵۔ ابوفضالہ انصاری:

بدری صحابی ہیں۔ حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے اور قتل کیے گئے۔ ان سے ان کے بیٹے فضالہ نے روایت کی ہے۔

البغیہ میں فضالہ بن ابوفضالہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت علیؓ کی عیادت کو گیا۔ اس وقت وہ سرزمین نقیع میں مقیم تھے۔ میرے والد نے ان سے کہا: آپ یہاں کیوں مقیم ہیں؟ اگر آپ کو یہاں موت آ گئی آپ کے ساتھی آپ کے قریب ہونے چاہیے جو آپ کی نماز پڑھیں۔ حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا:

میں اس بیماری سے نہیں مروں گا۔ بے شک نبی ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک کہ میرے سر کے خون سے میری داڑھی رنگین نہ ہوجائے۔

کہتے ہیں کہ ابوفضالہ صفین میں شہید کیے گئے۔

ابن قدامہ نے الاستبصار میں کہا ہے: وہ بدر میں شریک تھے اور صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ میں تھے اور شہید کیے گئے۔ان سے ان کے بیٹے فضالہ نے روایت کی ہے۔(بغیۃ الطلب، الاستبصار واُسد الغابہ)۔

۳۶۔ کعب سعدی:

کعب بن عامر سعدی۔

الاصابہ میں ہے: ابن حبان نے ان کا ذکر صحابہ کیا ہے اور ساعدی نسبت بیان کی ہے۔

باوردی نے بھی عبیداللہ بن ابی رافع سے ان کا ذکر ان لوگوں میں نقل کیا ہے جو صحابہ حضرت علی کے ساتھ صفین میں تھے۔کعب بن عامر، بنی ساعدہ سے تھے اور بدری ہیں۔(الاصابہ ۲۸۱/۳)۔

۳۷۔ ابویسر سلمی:

کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن تزید بن جشم بن خزرج انصاری سلمی خزرجی، ابویَسر۔

عقبہ اور بدر میں شریک ہوئے۔اس وقت ان کی عمر بیس سال تھی۔کہا گیا ہے کہ انھوں نے ہی منبہ بن حجاج سہمی کو قتل کیا۔ بدر کے دن حضرت عباس بن عبدالمطلب کو انھوں نے ہی قید کیا تھا۔ یہ پستہ قد تھے۔ بدری صحابہ میں یہ مدینے میں سب سے آخر میں وفات پانے والوں سے ہیں۔۵۵ھ میں وفات ہوئی۔ان سے ان کے بیٹے عمار اور موسی بن طلحہ نے روایت کی ہے۔

بدر کے دن انھوں نے مشرکین کا جھنڈا چھین لیا تھا، جو ابوعزیز بن عمیر (مصعب بن عمیر کے بھائی) کے ہاتھ میں تھا۔

اس کے بعد بھی یہ نبی ﷺ کے ساتھ تمام معرکوں میں شریک رہے، پھر صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ شریک ہوئے۔

روایت ہے کہ حضرت ابو یسر کا ایک شخص پر کچھ قرض تھا۔ وہ اس سے طلب کرنے آئے۔ اس شخص نے اپنی باندی سے کہا: کہہ دو کہ کوئی نہیں ہے۔ آپ نے اس کی آواز سن لی۔ فرمایا: میں نے تمھاری آواز سن لی ہے۔ چنانچہ وہ گھر سے باہر آیا تو آپ ن ے اس سے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا: تنگی کی وجہ سے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! آپ نے فرمایا: جا، تیرے اوپر اب کوئی قرض نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو وہ قیامت کے دن اللہ کے سایہ میں ہوگا، یا اللہ کی حفاظت میں ہوگا۔

حضرت ابن عباس نے اپنے والد سے پوچھا جب کہ مجلس میں ابو یسر بھی موجود تھے: ابا جان! انھوں نے اتنا پستہ قد ہونے کے باوجود آپ کو کیسے گرفتار کر لیا؟ انھوں نے فرمایا: بیٹے! یہ میرے اوپر پہاڑ کی طرح گرا۔ میرا دایاں کندھا پکڑ کر دبایا، پھر اسے موڑ دیا، پھر بایاں کندھا پکڑ کر دبایا اور موڑ دیا، پھر دونوں ہاتھ باندھ دیے اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا۔

کہا گیا ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: اس میں ایک فرشتے نے ان کی مدد کی تھی۔ (الاستبصار، المعارف لابن قتیبہ، اسد الغابہ و سیر اعلام النبلاء)۔

۳۸۔ ابوہیثم بن تیہان:

مالک بن تیہان بن مالک بن عتیک بن عمرو بن زید بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔

بدر اور تمام جنگوں میں شریک رہے۔

خیار صحابہ میں تھے۔ نبی ﷺ کی میزبانی کی، رسول اللہ ﷺ نے ان کی ضیافت کے عوض میں انھیں ایک خادم دیا تھا۔

یہ ان چھ لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے بیعت عقبہ سے پہلے حضور ﷺ سے ملاقات کی تھی۔ یہ تینوں عقبات میں شریک رہے۔ پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے اور شہید کیے گئے۔ یہ بھی کہا ہے کہ صفین کے کچھ دنوں بعد وفات پائی۔ اور بھی اقوال ہیں، مگر وہ صحیح نہیں ہیں۔

یہ حضرت علیؓ کی طرف رجوع کرنے میں پہل کرنے والوں میں سے ہیں۔ یہ ان کے مخلص جاں نثاروں میں سے ہیں۔ نقباء میں سے تھے اور اجلہ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین نے لوگوں کو جہاد پر ابھارتے ہوئے اپنے ایک خطبے میں ان کا نام بھی لیا تھا: ''کہاں ہیں میرے وہ بھائی جو راستوں پر سوار ہو گئے اور حق پر بڑھے چڑھے گئے؟ کہاں ہے عمار؟ کہاں ہے ابن تیہان؟ کہاں ہے ذوالشہادتین؟ اور ان کے مثل لوگ کہاں ہیں جنھوں نے موت پر بیعت کی تھی؟

شرح ابن ابی الحدید میں ہے: نصر کہتے ہیں: ابو الہیثم جو رسول اللہ ﷺ صحابہ میں سے ہیں اور بدری، وعقبی اور نقباء میں سے ہیں، اہل عراق کی صفوں کو درست کرتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے: اے اہل عراق! دنیا میں تمھارے اور فتح کے بیچ اور آخرت میں تمہارے اور جنت کے بیچ، بس چند لمحے باقی ہیں۔ قدم جماؤ، صفیں سیدھی کرو اور اپنے سرداروں کو عار و جوش دلاؤ۔ اپنے اللہ سے مدد مانگو اور اپنے اور اللہ کے دشمنوں سے جنگ کرو۔ اور انھیں قتل کرو۔ اللہ انھیں ہلاک کرے۔ اور صبر کا دامن تھامے رہو۔ بے شک زمین اللہ کی ہے، وہ جس کو چاہتا ہے، وارث بناتا ہے، اور انجام تو متقیوں کے حق میں ہے۔

ابوالہیثم جاہلیت میں بھی بتوں کو ناپسند کرتے تھے اور توحید کے قتائل تھے۔
وہ شاعری بھی کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے مرثیہ میں ان کا ایک قصیدہ بھی ہے۔
ابن قدامہ نے استبصار میں کہا ہے: کہا گیا ہے کہ وہ صفین میں قتل کیے گئے۔
یہی قول زیادہ صحیح ہے۔
ابن اثیر کہتے ہیں: صفین میں ابوالہیثم بن تیہان قتل کیے گئے۔ ایک قول ہے کہ وہ اس کے بعد بھی کچھ دن زندہ رہے۔ اوران کے بھائی عبید بن تیہان بھی صفین میں قتل کیے گئے۔
ایک قول کے مطابق ابوالہیثم نے عقبہ کی رات رسول اللہ ﷺ سے سب سے پہلے بیعت کی تھی۔ یہ بدری صحابی ہیں۔
(الاستبصار والاعلام للزرکلی واسد الغابہ والاصابہ)۔

۳۹۔ ابوعباد قرشی:

مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قرشی مطلبی؛ ابوعباد، اور ایک قول کے مطابق: ابوعبداللہ۔
ان کی والدہ: ام مسطح بنت ابی رہم بن عبدالمطلب بن عبد مناف ہیں۔
مسطح بدر میں شریک ہوئے۔
کہا گیا ہے کہ ان کا نام عوف ہے اور مسطح ان کا لقب ہے۔
حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شریک تھے۔ ۳۷ھ میں وفات ہوئی۔ ایک قول ہے: ۳۴ھ میں ہوئی۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔
ان کی نانی: ریطہ بنت صخر بن عامر تیمی ہیں جو حضرت ابوبکرؓ کی خالہ ہیں۔ اسی قرابت کی وجہ سے حضرت ابوبکر ان پر خرچ کرتے تھے۔ مگر جب واقعہ افک ہوا جو مشہور ہے تو حضرت ابوبکر نے قسم کھائی کہ ان پر کچھ خرچ نہ کریں گے۔ مگر قرآن کی اس آیت کے نزول کے بعد وہ ان پر پھر خرچ کرنے لگے: ”ولا یأتل أولوا الفضل

منکم والسعة أن یؤتو أولی القربی والمساکین والمهاجرین فی سبیل اللہ ''۔(یعنی جن لوگوں کو اللہ نے وسعت و مال سے نوازا ہوا ہے، انھیں چاہیے کہ وہ ضرورت مندوں پر خرچ نہ کرنے کی غلط قسم نہ کھائیں)۔(اسد الغابہ، والکامل لابن اثیر، طبقات ابن سعد)۔

۴۰۔ **ابو محمد نجاری:**

مسعود بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری، ابو محمد۔ اور کہا گیا ہے کہ ابو محمد بدری ہیں۔

اسد الغابہ میں ہے: مسعود بن اوس بن زید بن اصرم بن زید بن ثعلبہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر اور تمام جنگوں میں شریک ہوئے۔

ابن کلبی کہتے ہیں: اس کے بعد وہ زندہ رہے، اور حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے۔

ابن اثیر نے بھی تاریخ میں اسی کے مثل بات کہی ہے۔

علامہ امینی نے الغدیر میں ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو صفین میں موجود تھے۔

ان کے بھائی ابو خزیمہ بھی بدری ہیں۔ ان کی وفات حضرت عثمان کے عہد میں ہوئی۔

ابو محمد مسعود، یہ وہی ہیں جو کہتے تھے کہ وتر واجب ہیں۔

(الکامل لابن الأثیر، اسد الغابہ، الاستبصار والاستیعاب)۔

۴۱۔ **ابو بردہ:**

ھانی بن نیار بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دھمان بن غنم بن ذبیان بن عمیم بن کاہل بن ذہل [بن ھمی] بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ بلوی قضاعی: ابو بردہ۔

انصار کے حلیف ہیں۔ انصار کے قبیلہ بنو حارثہ سے ان کے حلیفانہ تعلقات تھے۔ یہ حضرت براء بن عازب کے ماموں ہیں۔ عقبہ، بدر اور تمام جنگوں میں شریک

ہوئے۔ فتح مکہ کے دن بنو حارثہ کا جھنڈا انھی کے پاس تھا۔ ان کی کوئی اولاد نہیں۔ ان سے ان کے بھانجے براء بن عازب اور تابعین نے روایت کی ہے۔

حضرت علیؓ کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک رہے۔ حضرت معاویہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ۴۱ھ یا ۴۲ھ یا ۴۵ھ میں وفات پائی۔

کہا جاتا ہے کہ احد کے دن مسلمانوں کے پاس دو گھوڑوں سے زیادہ نہیں تھے۔ ایک گھوڑا رسول اللہ ﷺ کا اور ایک گھوڑا ابو بردہ بن نیار کا۔

ان کی والدہ: ام سعد بنت ساعدہ بن جشم بن حارثہ ہیں۔

ابن اثیر نے الکامل میں صراحت کی ہے کہ یہ عقبہ میں شریک تھے اور بدری ہیں، اور حضرت علیؓ کے ساتھ تمام جنگوں میں موجود رہے۔

(الاستبصار لابن قدامہ، ص: ۲۵۳، اسد الغابہ: ۵/۵۳ والکامل: ۴/۴۵)۔

ضمیمہ

فہرست ان صحابہ کی جو حضرت علیؓ کے ساتھ تھے

اشتر نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تمہاری جنگ معاویہ سے ہے، اور تم اہل بدر کے ساتھی ہو۔ تمھارے ساتھ نبی ﷺ کے صحابہ کے علاوہ سو کے قریب بدری ہیں۔ (شرح نہج البلاغہ للمعتزلی ج ۵ ص ۱۹۱)۔

سدی کہتے ہیں: حضرت علیؓ کے ساتھ اہل بدر میں سے ۱۳۰ رلوگ شریک ہوئے۔ (شرح الأخبار)۔

علامہ امینی کہتے ہیں: اہل سیر کا اس پر اتفاق ہے کہ بصرہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ آٹھ سو انصار، نو سو اہل بیعت رضوان اور ستر اہل بدر تھے۔ (الفصول المختارۃ ص: ۲۱۶)۔

صفین میں آپ کے ساتھ حضرت امام حسن اور حسین بھی تھے۔ اور بیعت رضوان والوں سے ۲۵۰ لوگ تھے۔ اور کہا گیا ہے کہ آٹھ سو تھے، جن میں ۳۶۰ شہید کر دیے گئے۔ ابن دیزیل اور حاکم کی روایت کے مطابق اسی بدری تھے۔ سعد بن قیس کے خطبے میں ہے کہ ستر بدری تھے۔ مالک اشتر کی گفتگو میں ہے کہ سو کے قریب بدری تھے۔

ان صحابہ کی فہرست درج ذیل ہے، ابتدا میں اہل بدر کے اسماء ہیں:

1- أسید بن ثعلبۃ الأنصاری، بدری ہیں۔

2- ثابت بن عبید الأنصاری، بدری ہیں، صفین میں قتل ہوئے۔

3- ثعلبۃ بن قیظی بن صخر الأنصاری، بدری ہیں۔

4- جبر بن أنس بن أبی زریق، بدری ہیں۔

5-جبلۃ بن ثعلبۃ الأنصاری الخزرجی، بدری ہیں۔
6-الحارث بن حاطب بن عمرو الأنصاری الأوسی، بدری ہیں۔
7-الحارث بن النعمان بن أمیۃ الأنصاری الأوسی، بدری ہیں۔
8-حصین بن الحارث بن المطلب القرشی، بدری ہیں۔
9-خالد بن زید بن کلیب أبوأیوب الأنصاری، بدری ہیں۔
10-خزیمۃ بن ثابت ذو الشہادتین الأنصاری الأوسی، بدری ہیں۔صفین میں قتل ہوئے۔
11-خلیفۃ-ویقال:علیفۃ-بن عدی بن عمرو البیاضی، بدری ہیں۔
12-خویلد بن عمرو الأنصاری السلمی، بدری ہیں۔
13-ربعی بن عمرو الأنصاری، بدری ہیں۔
14-رفاعۃ بن رافع بن مالک الأنصاری الخزرجی، بدری ہیں۔
15-زید بن أسلم بن ثعلبۃ بن عدی البلوی، بدری ہیں۔
16-جابر بن عبداللہ بن عمرو الأنصاری السلمی، بدری ہیں۔
17-خباب بن الأرت أبوعبداللہ التمیمی، بدری ہیں۔
18-سہل بن حنیف بن واہب الأنصاری الأوسی، بدری ہیں۔
19-سماک بن-أوس بن-خرشۃ الأنصاری الخزرجی، بدری ہیں۔
20-صالح الأنصاری، بدری ہیں۔
21-عبداللہ بن عتیک الأنصاری بدری ہیں۔
22-عقبۃ بن عمرو بن ثعلبۃ أبومسعود الأنصاری، بدری ہیں۔
23-عمار بن یاسر المطیب الطیب، بدری ہیں۔صفین میں شہید ہوئے۔
24-عمرو بن أنس الأنصاری الخزرجی، بدری ہیں۔
25-عمرو بن الحمق الخزاعی الکعبی، بدری ہیں۔

26- قیس بن سعد بن عبادۃ الأنصاری الخزرجی، بدری ہیں۔

27- کعب بن عامر السعدی، بدری ہیں۔

28- مسعود بن أوس بن أصرم الأنصاری، بدری ہیں۔

29- أبوالہیثم مالک بن التیہان البلوی، بدری ہیں۔ صفین میں شہید ہوئے۔

30- أبوحبۃ عمرو بن غزیۃ، بدری ہیں۔

31- أبوعمرۃ بشر بن عمرو بن محصن الأنصاری، بدری ہیں۔ صفین میں شہید ہوئے۔

32- أبوفضالۃ الأنصاری، بدری ہیں۔ صفین میں شہید ہوئے۔

33- أبومحمد الأنصاری، بدری ہیں۔

34- أبوبردۃ ہانی بن نیار- ویقال نمر-، بدری ہیں۔

35- أبوالیسر کعب بن عمرو بن عباد الأنصاری السلمی۔ بدری ہیں۔

36- أسود بن عیسی بن أسماء التمیمی۔

37- أشعث بن قیس الکندی۔ صفین میں میمنہ کے امیر تھے۔

38- أنس بن مدرک أبوسفیان الخثعمی۔

39- الأحنف بن قیس أبوبحر التمیمی السعدی۔

40- أعین بن ضبیعۃ الحنظلی، صفین میں امیر تھے۔

41- برید الأسلمی۔ صفین میں قتل ہوئے۔ انھی کے بارے میں حضرت علیؓ نے کہا ہے:

جزی اللہ خیرا عصبۃ أسلمیۃ
حسان الوجوہ صرعوا حول ہاشم
برید وعبد اللہ منہم ومنقذ
وعروۃ ابنا مالک فی الأکارم

اللہ تعالی اسلمی جماعت کو جزائے خیر دے۔ یہ بڑے خوبصورت چہروں والے ہیں۔ یہ سب ہاشم کے اردگرد شہید ہو گئے۔ ان میں برید، عبداللہ، منقذ بن مالک اور عروہ بن مالک شامل ہیں۔ یہ بڑے معزز لوگ ہیں۔

42- البراء بن عازب الأنصاری الخزرجی۔

43- بشر- بشیر- بن أبی زید الأنصاری۔

44- بشیر بن أبی مسعود الأنصاری۔

45- ثابت بن قیس بن الخطیم الأنصاری۔

46- جاریۃ بن زید۔ صفین میں شہید ہوئے۔

47- جاریۃ بن قدامۃ بن مالک التمیمی السعدی۔

48- جبلۃ بن عمرو بن ثعلبۃ الأنصاری۔

49- جبیر بن الحباب بن المنذر الأنصاری۔

50- جندب بن زہیر الأزدی الغامدی۔ صفین میں یہ بھی امیر لشکر تھے۔

51- جندب بن کعب العبدی أبو عبداللہ الأزدی الغامدی۔

52- الحارث بن عمرو بن حرام الأنصاری الخزرجی۔

53- حازم بن أبی حازم الأحمسی۔ صفین میں شہید ہوئے۔

54- الحبشی بن جنادۃ نصر السلولی۔

55- الحجاج بن عمرو بن عزیۃ الأنصاری۔

56- حجر بن عدی الکندی المعروف بحجر الخیر، صفین میں امیر لشکر تھے۔

57- حجر بن یزید بن مسلمۃ الکندی۔

58- حنظلۃ بن النعمان الأنصاری۔

59- حیان بن أبجر الکنانی.

60- خالد بن أبی خالد الأنصاری.

61- خالد بن أبی دجانۃ الأنصاری.

62- خالد بن المعمر بن سلیمان السدوسی، صفین میں امیر لشکر تھے۔

63- خالد بن الولید الأنصاری، صفین میں بڑے کارنامے انجام دیے۔

64- خرشۃ بن مالک بن جریر الأودی۔

65- رافع بن خدیج بن رافع الأنصاری الخزرجی الحارثی.

66- ربیعۃ بن قیس العدوانی.

67- ربیعۃ بن مالک بن وہیل النخعی.

68- زبید بن عبد الخولانی۔ یہ پہلے حضرت معاویہ کے لشکر میں تھے، اور جھنڈا انھی کے ہاتھ میں تھا۔ پھر جب حضرت عمار شہید کر دیے گئے تو یہ اس حدیث کی وجہ سے کہ ''عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا'' حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل ہو گئے۔

69- زید بن أرقم بن زید بن قیس الکعبی الخزرجی.

70- زید بن جاریۃ الأنصاری.

71- زید بن حیلۃ- بالمہملۃ والیاء ویقال بالمعجمۃ والموحدۃ۔

72- زیاد بن حنظلۃ التمیمی.

73- سعد بن الحارث بن الصمۃ الأنصاری۔ صفین کے دن شہید ہوئے۔

74- سعد بن عمرو بن حرام الأنصاری الخزرجی.

75- سعد بن مسعود الثقفی عم المختار بن أبی عبید.

76- سلیمان بن صرد بن أبی الجون أبو المطرف الخزاعی۔ صفین میں میمنہ کے امیر تھے۔

77- سہیل بن عمرو الأنصاری، صفین میں مقتول ہوئے۔

78- شبث بن ربعی التمیمی الیربوعی أبو عبد القدوس.

79- شبیب بن عبد اللہ بن شکل المذحجی.

80-شریح بن ہانی بن یزید بن نہیک أبوالمقدام الحارثی.

81-شیبان بن محرث.

82-صدی بن عجلان بن الحارث أبوأمامۃ الباہلی.

83-صعصعۃ بن صوحان العبدی.

84-صفر بن عمرو بن محصن، صفین میں مقتول ہوئے۔

85-صیفی بن ربعی بن أوس.

86-عائذ بن سعید بن زید بن جندب المحاربی الجسری۔ صفین میں شہید ہوئے۔

87-عائذ بن عمرو الأنصاری.

88-عامر بن واثلۃ بن عبداللہ أبوالطفیل اللیثی.

89-عبداللہ الأسلمی، صفین میں شہید ہوئے اور یہ ان میں سے ہیں جن کی حضرت علیؓ کی تعریف کی، جیسا کہ گزرا۔

90-عبداللہ بن بدیل بن ورقاء الخزاعی. صفین میں مقتول ہوئے۔

91-عبداللہ بن العباس بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ صفین کے دن میسرہ کے امیر تھے۔

92-عبداللہ بن خراش أبویعلی الأنصاری.

93-عبداللہ بن خلیفۃ البولانی الطائی.

94-عبداللہ بن ذباب بن الحارث المذحجی۔

95-عبداللہ بن الطفیل بن ثور بن معاویۃ البکائی.

96-عبداللہ بن کعب المرادی، صفین کے دن قتل ہوئے۔ حضرت علیؓ اہم اصحاب میں سے تھے۔

97-عبداللہ بن یزید الخطمی الأنصاری الأوسی.

98-عبدالرحمٰن بن بدیل بن ورقاء الخزاعی، صفین میں شہید ہوئے۔

99-عبدالرحمٰن بن حسل جمحی، صفین میں شہید ہوئے۔

100-عبید بن خالد السلمی.

101-عبیداللہ بن سہیل الأنصاری.

102-عبید بن عازب، البراء بن عازب کے بھائی۔

103-عبید بن عمرو السلمانی أبوعمرو صاحب ابن مسعود.

104-عبد خیر بن یزید بن محمد الہمدانی، حضرت علیؓ کے کبار اصحاب میں سے تھے۔

105-عدی بن حاتم بن عبداللہ بن سعد الطائی.

106-عروۃ بن زید الخیل الطائی.

107-عروۃ بن مالک الأسلمی۔ فین میں شہید ہوئے اور یہ ان میں سے ہیں جن کی حضرت علیؓ کی تعریف کی، جیسا کہ گزرا۔

108-عقبۃ بن عامر السلمی.

109-العلاء بن عمرو الأنصاری.

110-علیم بن سلمۃ الفہمی.

111-عمرو بن بلال، مہاجرین میں سے تھے۔

112-عمیر بن حارثۃ اللیثی.

113-عمیر بن قرۃ السلمی.

114-عمار بن أبی سلامۃ بن عبداللہ بن عمران.

115-عوف بن عبداللہ بن الأحمر الأزدی.

116-الفاکہ بن سعد بن جبیر الأنصاری الأوسی الخطمی، صفین میں شہید ہوئے۔

117-قیس بن أبی قیس الأنصاری.

118-قیس بن المکشوح أبوشداد المرادی، صفین میں شہید ہوئے۔

119 - قرظۃ بن کعب بن ثعلبۃ بن عمرو الأنصاری الخزرجی.

120 - کرامۃ بن ثابت الأنصاری.

121 - کعب بن عمر أبو زعنۃ.

122 - کمیل بن زیاد النخعی، کہا جاتا ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کی زندگی کے اٹھارہ سال دیکھے۔ شریف ومطاع اور ثقہ تھے۔

123 - مالک بن الحارث بن عبد یغوث النخعی الأشتر.

124 - مالک بن عامر بن ہانی بن خفاف الأشعری.

125 - محمد بن بدیل بن ورقاء الخزاعی، صفین میں شہید ہوئے۔

126 - محمد بن جعفر بن أبی طالب الہاشمی، کہا جاتا ہے کہ صفین میں قتل ہوئے۔

127 - مخنف بن سلیم بن الحرث بن عوف بن ثعلبۃ الأزدی الغامدی، صفین میں قبیلہ ازد کے علم بردار تھے۔

128 - معقل بن قیس الریاحی التمیمی الیربوعی.

129 - المغیرۃ بن نوفل بن الحرث بن عبد المطلب الہاشمی.

130 - منقذ بن مالک الأسلمی، عروۃ بن مالک کے بھائی، صفین میں شہید ہوئے اور یہ ان میں سے ہیں جن کی حضرت علیؓ کی تعریف کی، جیسا کہ گزرا۔

131 - المہاجر بن خالد بن المخزومی، شہدائے صفین میں سے ہیں۔

132 - نضلۃ بن عبید الأسلمی أبو برزۃ.

133 - النعمان بن عجلان بن النعمان الأنصاری الزرقی.

134 - ہاشم بن عتبۃ بن أبی وقاص المرقال۔ صفین میں علم بردار تھے۔ اور شہید بھی ہو گئے۔

135 - ہبیرۃ بن النعمان بن قیس بن مالک بن معاویۃ الجعفی، حضرت علی کے امراء میں سے تھے۔

136 - وداعۃ بن أبی زید الأنصاری.

137 - یزید بن الحویرث الأنصاری.

138 - یزید بن طعمۃ بن جاریۃ بن لوذان الأنصاری الخطمی.

139 - یعلی بن أمیۃ بن أبی عبیدۃ بن ہمام بن الحرث التمیمی الحنظلی۔ کہا جاتا ہے کہ صفین میں قتل ہوئے۔

140 - یعلی بن عمیر بن یعمر بن حارثۃ بن العبید النہدی.

141 - أبوشمر بن أبرہۃ بن شرحبیل بن أبرہۃ بن الصباح حمیری ثم الأبرہی۔ صفین میں مقتول ہوئے۔

142 - أبولیلی الأنصاری والد عبدالرحمٰن.

143 - أبوجحیفۃ السوائی.

144 - أبوعثمان الأنصاری.

145 - أبوالورد بن قیس بن فہر الأنصاری۔

اختلاف اقوال کا سبب:

یہاں ہم یہ اشارہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ یہ اختلاف اس وجہ سے ہے کہ جن لوگوں نے ان سے ملاقات کی، یا ان کی شرکت کے بارے میں سنا، تو وہی تعداد بیان کردی، اس لیے کہ ظاہر بات ہے کہ وہ ایک بڑے لشکر میں منتشر تھے، جو لاکھوں کی تعداد میں تھا۔ وہ ایک جگہ کسی چھوٹی سی ٹکڑی میں نہیں تھے۔

حضرت اویس قرنی کی شہادت:

صفین میں حضرت اویس قرنی بھی حضرت علی کے ساتھ پیادہ فوج میں تھے اور شہید کیے گئے، جیسا کہ حاکم نیساپوری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ (المستدرک ج ۳ ص ۴۶۰ رقم: ۵۷۲۷)۔

بعض مصادر میں حضرت سعید بن مسیّب سے مروی ہے کہ وہ حضرت علیؓ

کے زمانے میں واپس آ گئے تھے اور ان کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیا۔ صفین میں ان کے سامنے شہید کیے گئے۔ لوگوں نے دیکھا تو ان پر نیزے اور تلوار کے چالیس سے زیادہ زخم تھے۔

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: ہم حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں تھے۔ ان سے ۹۹ لوگوں نے بیعت کی۔ پھر آپ نے پوچھا: سو کو مکمل کرنے والا کہاں ہے؟ بے شک مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس دن مجھ سے سو لوگ بیعت کریں گے۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص اون کا قبہ پہنے ہوئے اور دو تلواریں لٹکائے ہوئے آیا اور کہا: اپنا ہاتھ پھیلایئے، میں آپ سے بیعت کروں گا۔ حضرت علیؓ نے پوچھا: کس بات پر بیعت کرو گے؟ اس نے کہا: آپ کے دفاع میں اپنی جان قربان کر دینے پر۔ (تاریخ مدینۃ دمشق ج ۹ ص ۴۳۴ و سیر اعلام النبلاء ج ۴ ص ۳۲)۔

ضمیمہ (۲)

ابوشیبہ عبسی کوفی

ابوشیبہ عبسی کوفی، واسط کے قاضی اور ابوبکر بن ابی شیبہ کے دادا تھے۔ وہ حدیث کی روایت اپنی والدہ کے شوہر حکم بن عتیبہ وغیرہ سے کرتے ہیں۔ شعبہ نے ان کو جھوٹا بتایا ہے؛ کیوں کہ انھوں نے حکم کی سند سے ابن ابی لیلی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے کہا: جنگ صفین میں ستر بدری صحابہ شریک ہوئے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے، میں نے خود اس مسئلے میں حکم سے علمی مذاکرہ کیا ہے، ہمیں خزیمہ کے علاوہ کوئی بدری صحابی نہیں ملا جس نے جنگ صفین میں شرکت کی ہو۔

میں کہتا ہوں: سبحان اللہ! حیرت ہے، کیا جنگ صفین میں علی رضی اللہ عنہ حاضر نہیں ہوئے تھے؟ کیا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اس میں نہیں شریک تھے؟

عثمان داری، ابن معین کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابوشیبہ ثقہ نہیں تھے۔

امام احمد نے ابوشیبہ کو ضعیف گردانا ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ امامان جرح وتعدیل نے اس کے سلسلے میں سکوت اختیار کیا ہے۔

امام نسائی ان کو متروک الحدیث (جس کی احادیث چھوڑ دی گئی ہوں) قرار دیتے ہیں۔

ابوشیبہ کی روایت کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت وہ بھی ہے جسے بغوی نے اس طرح نقل کیا ہے:

ہمیں خبر دی منصور بن ابی مزاحم نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوشیبہ نے،

وہ روایت کرتے ہیں حکم سے، وہ روایت کرتے ہیں مقسم سے، وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان میں جماعت بنائے بغیر میں رکعات اور وتر ادا فرماتے تھے۔

حکم کے واسطے سے ابوشیبہ کی روایت کردہ کئی ایک روایات ملتی ہیں۔ عبدالرحمٰن بن معاویہ عتبی کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن خالد حرانی کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ابوشیبہ کی زبان سے ان کی یہ بات سنی ہے کہ حکم سے میں نے صرف ایک حدیث سنی ہے۔ (امام ذہبی، میزان الاعتدال، جلد اول، ص: ۴۸، ترجمہ نمبر: ۱۴۵)

☆☆☆

اس روایت کے راوی قاضی ابوشیبہ نے ایک دوسری روایت بیان کی ہے کہ صفین میں حضرت علی المرتضی کے لشکر میں ستر بدری صحابی شریک ہوئے تھے۔ اس روایت کی وجہ سے ابوشیبہ پر تنقید کی جاتی ہے اور میزان الاعتدال کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ مشہور ناقد رجال شعبہ نے اسے جھٹلایا ہے: فقال كذب أبو شيبة، والله لقد ذاكرنا الحكم فى ذلك فماوجدناه شهد صفين من أهل بدر غير خزيمة بن ثابت۔

وہ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے ابوشیبہ کے استاد حکم سے مذاکرہ کیا اور ہمیں صفین میں خزیمہ بن ثابت کے علاوہ کوئی بدری نہیں ملا۔

فرمایا کہ میزان الاعتدال میں یہ جرح نقل کرنے کے فوراً بعد امام ذہبی فرماتے ہیں:

سبحان الله! اما شهد على؟؟ اما شهد عمار؟؟

حیرت ہے..!!! کیا حضرت علی شریک صفین نہیں تھے؟ کیا حضرت عمار شریک صفین نہیں تھے؟؟ اس طرح امام ذہبی نے شعبہ کی یہ جرح خود ہی مسترد کر دی ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت سہل بن حنیف بھی بدری ہیں، بخاری شریف کے مطابق وہ

بھی شریک صفین تھے۔

حضرت ابو ایوب انصاری اور بعض دیگر بدری صحابہ کے نام گنوائے کہ یہ بھی شریک صفین تھے۔ عرض کیا کہ یہ سب ملا کر آٹھ دس نام بنتے ہیں، ستر تو پھر بھی نہ ہوئے۔

فرمایا کہ میں حنفی ہوں اور بیس رکعت تراویح میرا مسلک ہے۔ اس لئے بیس رکعات کے راوی کا دفاع بھی میرے ذمہ ہے۔ پھر کتابوں کی ایک الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں سے فلاں رجسٹر لے آؤ۔ پیش کر دیا تو اس میں سے ستر بدری صحابہ کی فہرست دکھائی جہاں ہر بزرگوار کے نام کے نیچے پہلے ان کے شریک بدر ہونے کے حوالے درج تھے اور پھر شریک صفین ہونے کے۔

☆☆☆